Registered.   L. No 89

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۸	ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے	جلد ۳۷

اصلاح! اصلاح!! اصلاح!!!

کرسچن لٹریچر سوسائٹی کی طرف سے اصلاح کے متعلق چھ ضروری اور مفید کتابیں شایع کی گئی ہیں۔ ان مفید رسالوں کو ہر ایک حب الوطن ہر ایک طالب العلم کو ہر ایک مناد کو بلکہ ہر ایک کو جو اُردو پڑھ سکتا ہے پڑھنا ہے *

(۱) اصلاح حفظ صحت

اس میں حفظ صحت کے قواعد عمل کرنے کے فواید۔ بیماری سے کیونکر محفوظ رہ سکتے ہیں حفظان صحت کی ترقی کیلئے کوشش اور ضروری تجاویز وغیرہ کا بیان کیا گیا ہے قیمت ۱ر

(۲) زراعتی اصلاح

اس میں ہندوستان کی زمین اور زمیندار۔ گورنمنٹ کا فرض تعلیم یافتہ ہندوستانیوں کا فرض۔ ہندوستانی علم نباتات اور فن باغبانی کے علاوہ۔ بابو ایس پی چٹرجی۔ سر جان بنگلر کا احوال بیان کیا گیا ہے قیمت ۱ر

(۳) صنعت و دستکاری کی ترقی

اس میں تمہید کے بعد صنعت و دستکاری کی ترقی کے متعلق روئی کے کارخانوں۔ صنعت جوٹ۔ بافندگی ریشم کی پیداوار۔ دباغی۔ لوہے کے کارخانوں۔ ساخت شیشہ اور دیگر مصنوعات ہند کی ترقی کے علاوہ مسٹر جے۔ این ٹاٹا حرفت ہند کے اعلیٰ کپتان۔ راجہ رام موہن رائے اور بحری سفر اور مشہور پارسی سر جمشید جی جی جی بھائے کا احوال بیان کیا گیا ہے قیمت ۲ر

(۴) افلاس ہند کے قابل علاج واسباب

تمہید کے بعد اُن اسباب کا بیان کیا گیا ہے جو لوگوں کی عادت سے متعلق ہیں مثلاً شادیوں اور شرادھوں کے موقعہ پر فضول خرچی مقروض ہونے کی طرف میلان قرض سے کیونکر بچ سکتے ہیں روپیہ کو منافع پر لگانے کے بجائے زیورات میں بند کر رکھنا۔ نامناسب خیرات۔ ناعاقبت اندیشانہ اور لاپرواہی کی شادی۔ افیون گانجا اور شراب۔ قیمت ۱ر

(۵) اصلاح تمدن

اس میں تمدن کے متعلق تمام ضروری اصلاح طلب امور کا ذکر اور ہر ایک امر کے متعلق مشہور ریفارمر کا بیان کیا گیا ہے اور ان باتوں کا ذکر کیا گیا ہے جن سے حقیقی اصلاح ہو سکتی ہے قیمت ۵ر

(۶) اصلاح اخلاق

اس میں راست گوئی۔ نوکیں پاک دامنی۔ ٹیمپرنس۔ اخلاقی دلیری وغیرہ کا مفصل بیان کرکے اُن کے متعلق اصلاحوں کا ذکر کیا گیا ہے قیمت ۴ر

دلچسپ کہانیاں

رام پال سنگھ	اردو ۴ر	رومن	۸ر
چندر ریسلا			۲ر
چندر ریسلا		مجلد	۶ر
عزت بیشال		۳ر	۵ر
عزت بیشال			۸ر
تلاش حق			۳ر
تلاش حق			۶ر
شریف بیبیاں			۳ر
شریف بیبیاں			۶ر
حالات جاپان		۲ر	۸ر
دولت لازوال			۳ر
دولت لازوال			۵ و ۵ر

متفرق کتابیں

انجیل بالتصویر	نیا ایڈیشن	۶ر
مسیح کی تعلیم	اردو	۴ر
مسیح کی تعلیم	رومن	۸ر
مسیح کی تعلیم	مجلد	۱۲ر
ہدایت تیمارداراں		۶ر
کشف الحقائق		۸ر
رسالہ شادی		۱ر
آواگون یا آئیندہ زندگی		۲ر
وشنو کے دس اوتار		۲ر
رشیوں کے آبائی وطن		۲ر
ویدک تصنیفات		۱ر

تمام کتابیں پنجاب رلیجس بک سوسائٹی لودیانہ سے بذریعہ وی پی پیکٹ یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں

نور افشان

لودیانہ - جمعہ - ۱۹ فروری ۱۹۰۹ء

بڑے تعجب کی بات ہے کہ اگرچہ مڈیانہ صرف نظام ریلوے پر ایک ریلوے سٹیشن بلکہ نظام کے علاقہ میں ایک ڈاک خانہ بھی ہے تو بھی اس کا نام نہ تو پوسٹل گائیڈ میں اور نہ ہی پادری ہسبنڈ صاحب کی مشن ڈائریکٹری میں پایا جاتا ہے۔ تیلگو بپٹسٹ مشن کی طرف سے وہاں ۱۹۰۵ء میں کام شروع کیا گیا تھا۔ اور اب قریباً ۱۹۵۰ مسیحیوں کی جماعت ہوگئی ہے۔

بپٹسٹ مشنری سوسائٹی کو مغربی افریقہ کے ایک غیر مسیحی بادشاہ باموم سے بڑی مدد ملی ہے۔ اس بادشاہ نے باموم میں جو اس کی سلطنت کا دار الخلافہ ہے اپنے خرچ سے ایک گرجا جس میں دو سو آدمی بیٹھ سکتے ہیں بنوا دیا ہے۔ اُس کے مشنریوں کو پیار کرنے کے سبب سے وہاں کے لوگوں پر بڑا اثر ہوا ہے۔ اتوار کے دن لوگ بڑی کثرت سے گرجوں میں آتے اور بڑے شوق اور توجہ سے کلام سنتے ہیں ٭

امریکن بائبل سوسائٹی کے ۹۲ ویں سالانہ جلسے میں ظاہر کیا گیا تھا کہ اس کے لئے ۳۲۳۲۳۱ ڈالر (تین روپیہ کا ایک ڈالر ہوتا ہے) بنک میں جمع کیا گیا ہے۔ مگر اب یہ بھی معلوم ہوا ہے کہ ۲۲۵۰۰۰ ڈالر اور کسی نے دیئے ہیں جن کا سالانہ سود سوسائٹی کو ملا کریگا علاوہ اس کے مسز سیج رسل نے ۵ لاکھ ڈالر اس شرط پر دئیے منظور کئے ہیں کہ سوسائٹی سال بسال کے اندر اسی قدر روپیہ دیگر صاحبوں سے چندے کے وسیلے حاصل کرے۔ اس سوسائٹی نے گذشتہ سال میں ۱۸۹۹۱۲ کتابیں شائع کی اور ۱۸۱۶ء سے جب سے کہ یہ سوسائٹی جاری کی گئی اب تک ۸۰۹۸۱۲۳۲ کتابیں چھپ چکی ہیں۔

ناظرین مرحوم مسیحی ساوتری چندر ریلا سے واقف ہیں اُس کی زندگی کا مختصر بیان یہ ہے کہ اس کے والدین بنگالی برہمن تھے۔ سات برس کی عمر میں اس کی شادی ہوئی اور نو برس کی عمر میں بیوہ ہوگئی۔ ۱۸ برس کی عمر سے تیرتھ کرنا شروع کیا۔ ہندوستان کے قریباً تمام مشہور تیرتھوں کی جاترا کی اور بڑے بڑے تکلیف وہ سادھن بھی کئے۔ آخر کار مسیح کے قدموں میں آکر تسلی پائی اور بڑی سرگرمی سے مرتے دم تک مسیح کی خدمت کرتی رہی۔ اُس کی زندگی کا حال جو مسز اڈیرالی نے لکھا ہے ۱۲ زبانوں میں ترجمہ ہو چکا ہے کہا جاتا ہے کہ روحوں کے لئے اس کی سرگرمی کبھی کم نہیں ہوئی اور آخری دم تک وہ مسیح کو اوروں پر ظاہر کرکے تسلی پاتی رہی۔ اس کی یہ حالت تمام مسیحی کارندوں کی تقلید کے لائق ہے۔ اس کی زندگی کا حال جو اردو اور گورمکھی میں شائع کیا گیا ہے۔ لودیانہ ریلجس بک سوسائٹی سے مل سکتا ہے ہر ایک مسیحی کو پڑھنا چاہئے۔

باربی کن مشن جو یہودیوں میں کام کر رہی ہے بہت ترقی پر ہے اس مشن کے سپرنٹنڈنٹ پادری ایچ ہینڈ ری ویب پیپلو صاحب ہیں انگلستان میں یہودیوں کی تعداد دو لاکھ دس ہزار ہے جن میں سے ایک لاکھ پچاس ہزار لنڈن میں رہتے ہیں۔ اُن کے لئے ایک عالیشان ریڈنگ روم بنایا گیا ہے۔ بہت سے یہودی وہاں پڑھنے کے لئے آتے ہیں۔ حال میں ایک یہودی نے جو ڈاکٹر آف فلاسفی ہیں بطور تواریخ کے مطالعہ کرنے کے لئے نئے عہد نامہ مانگا ہے گفتگو کرنے سے معلوم ہوا کہ اُن کا خیال انجیل کے مطالعہ کرنے کی نسبت تواریخ کے طور پر مطالعہ کرنے سے بڑھکر ہے۔ علاوہ اس کے گھر گھر جا کر ملاقات کی جاتی ہے سال بھر میں سات یہودیوں کو بپتسمہ دینے کے علاوہ اس کے عام طور پر بھی بہت سا کام کیا گیا جس کا نتیجہ وقت پر ظاہر ہوگا۔

ہمارے ایک معزز مسلمان دوست اپنے پرائیویٹ خط میں لکھتے ہیں کہ میں نے دیکھا اور جانتا اور محسوس بھی کرتا ہوں کہ مشنریوں نے ہندوستانیوں کی حالت کے سدھارنے کیلئے بہت کچھ کام کیا ہے وہی سب سے پہلے اس ملک میں مغربی تعلیم لائے ہیں۔ اگر وہ اس میں مدد نہ کرتے تو گورنمنٹ اکیلی اس ملک کی تعلیمی ضرورت کو پورا نہیں کرسکتی تھی۔ مجھے ایسا معلوم ہوتا ہے کہ جب تک مسیحی مشنری صنعت وحرفت کی تعلیم کو ہندوستان میں عام کرنے کے لئے گورنمنٹ کا ہاتھ نہ بٹائیں گے تب تک صنعت وحرفت کی تعلیم کی ترقی کی رفتار بہت دھیمی رہے گی۔

فرداً فرداً ہندوستانی اس اہم کام کو کرنے کے لئے کافی دولت مند نہیں ہیں اور علاوہ ازیں ہم مشترکہ فنڈ کو قائم کرنے اور استعمال کرنے کے عادی بھی نہیں ہیں۔ گورنمنٹ بھی صنعت وحرفت کی تعلیم پر اس قدر روپیہ خرچ نہیں کرسکتی جس قدر کہ اُس نے دوسری تعلیم پر خرچ کیا ہے نیز ہم اپنی صنعتوں کی جن کو ہم چھوڑ بیٹھے ہیں قدر نہیں پہچانتے سوال یہ ہے کہ نئی صنعتوں کو جاری کرنے اور پرانی صنعتوں کو از سر نو قائم کرنے کے لئے کون اس قدر روپیہ خرچ کریگا؟ اس میں کچھ شک نہیں کہ کچھ تو ہو رہا ہے مگر ہندوستان جیسے ملک میں اس کا ہونا نہ ہونے کے برابر ہے میں سمجھتا ہوں کہ اس پہلو میں مدد کرنا مسیحی مشنوں کے کام کی حد کے اندر نہیں ہے۔

گرانٹ روڈ بمبئی کی مس جیڈو نے بمبئی گارڈین کو لکھا ہے کہ میں نے اٹلی کے زلزلہ کے متعلق بنگلام کے ایک کارسپانڈنٹ سے عجیب خبر سنی ہے کہ مسینا میں عیسویوں کی ایک ایسوسی ایشن تھی جو کچھ عرصے سے بڑی سرگرمی کا اظہار کر رہی تھی۔ اُن کا ایک اخبار شائع ہوا کرتا تھا جس میں زلزلہ سے تھوڑا عرصہ پیشتر رومن کیتھلکوں کی یسوع کی بطور بچے کے پرستش کرنے پر بہت بیجا ٹھٹھا اور تمسخر کیا گیا تھا۔ اور اُن تمسخر کی باتوں میں ایک دعا بھی تھی جس کے الفاظ یہ تھے۔ ”صلیب کی خاطر ہماری آواز سن اگر تو محض ایک وہم نہیں ہے تو ہم کو زلزلہ سے کچل ڈال“۔

اسی سلسلے میں ہم ایک اور واقعہ کا ذکر کرتے ہیں جو ایک بزرگ مشنری صاحب نے بیان کیا سنہ ۱۸۶۲ء میں شمالی اور جنوبی امریکہ کے بعض حصوں میں سخت جنگ ہو رہی تھی۔ یہ صاحب بھی اس وقت بطور سپاہی کے اُس جنگ میں شریک تھے جس وقت کا یہ ذکر ہے اس وقت لڑائی کا ایسا زور تھا کہ چار دن کی متواتر لڑائی میں طرفین کے قریباً اسی ہزار آدمی کام آئے جنگ کی شدت کے ساتھ بارش بھی زور شور سے برسنے لگی چاروں طرف کیچڑ ہی کیچڑ ہو گیا سپاہیوں کو چلنے میں بہت دقت معلوم ہوتی تھی سپاہی تین تین یا چار چار کی ٹولیوں میں چھوٹے چھوٹے تنبوؤں میں رہتے تھے۔ عبادت کے لئے ایک بہت بڑا خیمہ استادہ کیا گیا تھا۔ اس خیمہ میں ہر رات عبادت ہوا کرتی تھی۔ ایک رات یہ پادری صاحب عبادت کے لئے جا رہے تھے۔ راستے میں ایک چھولداری میں تین شخص بیٹھے ہوئے تھے۔ انہوں نے شراب پی ہوئی تھی۔ ان میں سے ایک جو زیادہ مضبوط اور قد آور تھا ایسا فحش اور گندہ بک رہا تھا کہ سننے سے بھی شرم آتی تھی۔ پادری صاحب عبادت کے خیمہ میں چلے گئے۔ تھوڑی دیر کے بعد جبکہ چلیین صاحب عبادت کرا رہے تھے بجلی ایسے زور سے گری کہ تمام جماعت اور چلیین چونک پڑے اور خیمہ میں ایک عجیب سناٹا چھا گیا تھوڑی دیر کے بعد ایک شخص جو مشنری صاحب کا رشتہ دار تھا دوڑا ہوا آیا اور کہا کہ بجلی گرنے سے تین شخص ہلاک ہو گئے ہیں فوراً لوگ وہاں گئے کوشش اور علاج سے دو شخص تو ہوش میں آ گئے مگر تیسرا شخص مر چکا تھا ان شخصوں نے جو ہوش میں آ چکے تھے بیان کیا کہ ہم دونوں اودھر اودھر اور وہ شخص جو مر گیا ہے بیچ میں پڑے ہوئے تھے وہ شخص پہلے بہت سی فحش اور گندی باتیں بکتا رہا۔ کچھ دیر کے بعد بجلی چمکی اُس نے آسمان کی طرف منہ کر کے خدا کے برخلاف کفر کرنا شروع کیا اور اس طرح سے بکتے بکتے کہنے لگا ”اگر تجھ میں قدرت ہے تو مجھ پر بجلی گرا دے“ جوں ہی یہ الفاظ اس کے منہ سے نکلے اسی وقت بجلی گری اور ہم بے ہوش ہو گئے۔

ہم بڑے افسوس کے ساتھ خبر دیتے ہیں کہ ماسٹر لیا رام جو لودیانہ کے اسلامیہ سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے پیر کی شام کو بعارضہ نمونیا انتقال کر گئے۔ ماسٹر صاحب اپنے سکول کی ٹیم کے ساتھ سرکل ٹورنمنٹ کے لئے ہوشیارپور تشریف لے گئے تھے وہاں سے واپس آتے ہی بیمار ہو گئے اور معلوم ہوا کہ بالکل نمونیا ہے ماسٹر صاحب میں کئی خوبیاں تھیں جو ہر ایک میں ہونی ضرور ہیں۔

(۱) اُن کی عادت تھی کہ وہ جس کام کو شروع کرتے تھے اس میں اپنی تمام جسمانی اور عقلی قوتوں کو لگا دیتے تھے اور ایسی محنت کرتے تھے کہ جب تک وہ کام پورا نہ ہو لے اُن کو آرام نہ آتا تھا۔ مثلاً جب اسلامیہ سکول کے ہیڈ ماسٹر مقرر کئے گئے تو اُس وقت نہ صرف اسکول کی پڑھائی مڈل تک تھی بلکہ عام حالت بھی بہت اچھی نہ تھی انہوں نے نہ صرف سکول کو ہائی تک پہونچایا بلکہ ایسی محنت کی کہ اسلامیہ سکول شہر کے دیگر ہائی اسکولوں کے ساتھ مقابلہ کرنے کے لائق ہو گیا انہوں نے پچھلے تین سالوں میں کئی ہزار روپیہ جمع کر کے سکول کی عمارت کو بھی بہت کچھ بڑھا دیا۔

(۲) جب اُنکو معلوم ہوتا کہ کوئی شخص کسی قسم کی مدد کا محتاج ہے تو ہمیشہ اُس کی حاجت اور ضرورت کے مطابق بڑی خوشی کوشش اور خرچ سے اس کی احتیاج کو رفع کرتے تھے۔

(۳) باوجود اس کے کہ ان پر مختلف قسم کی تکلیفیں اور آزمائشیں آئیں مگر وہ ہمیشہ مسیحی ایمان کا اقرار کرتے رہے اور کبھی کوئی ایسا کام نہیں کیا کہ جس سے اُن کی شخصی پاکیزگی کے برخلاف کسی کو ایک حرف کہنے کا موقعہ بھی مل سکے

منگل کی شام کو مسٹر جے سی گھوش ہیڈ کلارک ڈپٹی کمشنر آفس کے مکان پر جہاں مسٹر لیا رام نے انتقال کیا تھا عبادت کی گئی۔ اسلامیہ اور کرسچن بوائز بورڈنگ سکول کے طلبا اور مسیحی جماعت کے علاوہ شہر کے رئیس سوداگر، وکلا اور مجسٹریٹ اور دیگر عہدے دار سب کے سب تشریف لائے۔ گیت گانے اور کلام میں سے چند حصے پڑھنے کے بعد ڈاکٹر وہری صاحب نے اُس نجات کی برکتوں کا بیان کیا جو مسیح میں حاصل ہوتی ہے اور بتلایا کہ مسٹر لیا رام نے اپنی موت سے دو روز پیشتر مسیح میں اپنی حقیقی خوشی اور تیاری کا ذکر کیا۔ اُن کے بعد پادری پریم داس نے اُن کی خوبیوں کا بیان کیا جن کا ذکر اوپر کیا گیا ہے اور ماسٹر لیا رام کے شاگردوں اور اوروں سے التجا کی کہ اُن کی تقلید کریں۔

بعد ازاں کفن اُٹھایا گیا اور پریسبٹیرین کلیسیا کے قبرستان میں دفن کیا گیا۔ لودیانہ شہر کے اکثر گھروں میں اُن کے سرگرم اور بھلائی کرنے والا مزاج کا چرچا ہو رہا ہے۔

ہماری دعا ہے کہ خداوند ان کے پس ماندگان کو تسلی بخشے اور فضل عنایت کرے کہ ان کی اُن نیکیوں کی تقلید کریں۔



سُلطان

باب سوم

اخلاقِ احمدی

محمود۔ بھئی واہ تم تو گلے کا ہار ہی ہوگئے۔ کیا نام لینے سے میں گناہ گار ہوگیا۔

زاہد شراب پینے سے کافر ہوا میں کیوں
کیا ڈیڑھ چلو پانی میں ایمان بہ گیا

چونکہ بسبب الینرا کے بھائی کی دوستی کے اکثر اُن کے گھر آیا جایا کرتا ہوں۔ اور ان لوگوں کے گھروں میں پردہ تو ہوتا نہیں۔ اکثر اُسکو دیکھا ہے نام سے بھی واقفیت ہوگئی۔ اس میں کچھ شک نہیں کہ وہ حسین ہے۔ شوخ و دلربا ہے اُس کی ادائیں اُس کے ناز و ادا بھلے معلوم ہوتے ہیں لیکن کیا آپ سمجھتے ہیں کہ ایک چمار کی لڑکی میری بیوی سے جو ایک شریف خاندان اور پردہ نشیں ہے زیادہ خوبصورت ہے۔ نہیں ہرگز نہیں میں یقیناً کہہ سکتا ہوں کہ میری اہلیہ اپنی نظیر آپ ہی ہے اُس کے مقابلہ میں ایسیوں کو کیا سمجھتا ہوں۔ یہ آپ کی خام خیالیاں ہیں۔

غیر کی دوستی واللہ جو منظور بھی ہو
آنکھ اٹھا کر کبھی دیکھوں گر حور بھی ہو۔

میاں سلطان آپ اپنی فرمایئے ہماری آپ یوں ہی کہہ رہے ہیں۔

لچھمن۔ کہو بھائی سلطان ان باتوں سے آپ کو کیا معلوم ہوتا ہے محمود نے اپنی بیوی کو تو ابھی دیکھا تک بھی نہیں شادی ہوئے آج دو برس ہوئے وہ میکے میں ہے سسرال آئی تک نہیں۔ یہ تعریفیں صرف دل بہلانے کی ہیں اسارے ان کے دوسری طرف ہیں

سلطان۔ یار اب تو ہم خوب تاڑ گئے۔ بلکہ سمجھ گئے۔ یقین کر گئے

کرتی ہے زیر پردہ فانوس تاک جھانک
پروانہ سے شمع ہے مقرر لگی ہوئی۔

لچھمن نے خوب بھانپا۔ ایک طرح سے آپ بھی قبول کر گئے۔

محمود۔ تم تو یوں ہی بکواس کرتے ہو۔ البتہ کہیں میرے والد سے نہ کہہ دینا ورنہ میری جان نہ چھوڑیں گے۔

سلطان۔ میں تو کہتا نہیں۔ مگر تم نے آج لچھمن پر بہت سختی کی ہے شاید ناراضگی میں کہہ دے تو کہہ دے۔ اُس سے پوچھ لو۔

محمود۔ کیوں بھائی لچھمن میرے ابا جان سے تو نہ کہو گے تم ہنسی سے کہدو گے وہ ٹھیک مان جائیں گے۔ اور میری کمبختی آوے گی۔

لچھمن۔ بھائی کیسا کافر لائق کشتنی تقابل گردن زدنی۔ اب بھائی کس منہ سے کہتے ہو۔ سنو بھائی سلطان بعض باتیں انجیل کی کیسی اچھی ہیں۔ اگرچہ میں آریا ہوں۔ مگر صداقت جہاں ہو مجھے پسند ہے۔ مجھے یاد ہے۔ شاید آپ کو بھی یاد ہوگا جب ہمارے استاد ہمیں انجیل پڑھا رہے تھے تو انہوں نے نہ معلوم کہاں سے اس مضمون کو پڑھا تھا۔ کہ ایک ہی چشمہ سے میٹھا اور کھارا پانی نہیں نکل سکتا۔ اسی زبان سے خدا باپ کہنا۔ اور اسی زبان سے آدمی پر لعنت کرنی۔ زبان ایک شرارت کا عالم ہے۔ اب خیال فرمایئے کہ ابھی تو آدھا گھنٹہ نہیں گذرا کہ یہی حضرت محمود مجھے کافر نجس پلید اور نہ معلوم کیا کچھ کہہ رہے تھے۔ آپ بھی تو سنتے ہی تھے۔ سو بھی بے جرم۔ بے خطا۔ بے قصور۔ اب دیکھئے کیسے اچھے منہ سے فرماتے ہیں۔ "بھائی لچھمن" جناب بندہ کو تو معاف فرمایئے۔ میں اس برادری سے باز آیا۔ آپ اپنی اس محبت کو تہ کر رکھیں میں وہی لچھمن ہوں جس کے لئے آپ ابھی چند منٹ ہوئے تلوار ڈھونڈھ رہے تھے۔ آج تو خیر آپ نے یہیں تک سلوک کیا۔ شکر ہے۔ کہ میری قسمت کو یاور سلطان ساتھ تھا۔ ورنہ خدا جانے تم کیا کچھ کر گزرتے۔ اگر کسی دوسرے موقعہ پر مجھے اکیلا پاکر آپ کو غصہ آگیا۔ اور محمدیت کے گھمنڈ اور قریشی خون نے جوش مارا تو سر اتار کر الگ کر دو گے میں کس کو پکاروں گا۔ اور یہ جواب آپ کچھ نرم ہوئے ہیں۔ انسانیت اور محبت کے خیال سے نہیں صرف ابا جان کے ڈر سے کہ اگر انھوں نے کہیں سن پایا۔ کہ محمود کرانیوں کے ہاں جاتا ہے اور وہاں اُن کے کھانوں اور نغموں پر ہاتھ مارتا ہے تو بس خیر نہ ہوگی۔ جناب من آپ کو پرمیشر کا خوف مطلق نہیں۔ صرف انسان کا ڈر ہے۔ بھلا تیرا اپنا دین تو تجھے یہی سکھلاتا ہے کہ مارو کافروں کو قتل کرو جہاں اُن کو پاؤ جس کے دین کے ہادی کی یہ تعلیم ہو۔ اُس کے پیرو کیوں نہ خونخوار ہونگے تم تو مشن سکول میں تعلیم پاتے ہو انجیل روز پڑھتے ہو پادریوں کا نمونہ دیکھتے ہو۔ مسیح کی کیسی پاکیزہ تعلیم ہے۔ "جو اپنے بھائی پر بے سبب غصہ ہوتا ہے۔ وہ خونی ہے۔ اپنے دشمنوں کو پیار کرو جو تم سے کینہ رکھیں۔ اُن کا بھلا کرو۔ جو تم پر لعنت کریں اُن کے لئے دعا کرو"۔

اب سوچو اگر ان آلہی مزاج باتوں میں اور تمہارے جلال و قتال میں زمین و آسمان کا فرق ہے یا نہیں۔

محمود۔ کیا خوب۔ اب تو آپ بھی پادریوں میں پاؤں دھرنے لگے میری صرف ایک بات کے کہنے پر آپ نے پادریانہ وعظ شروع کر دیا۔ خیر میں بھول گیا سہی غلطی بھی آدمی ہی سے ہوتی ہے۔ اس میں میرے دین کا کیا قصور۔ صرف میرا اپنا جوش طبیع تھا۔ ورنہ اخلاق محمدی وہ پاکیزہ اخلاق ہیں کہ جس کی نظیر آسماں کے نیچے نہ ہوگی میں یہ نہیں کہتا۔ کہ انجیل کی یہ باتیں جو آپ نے ناصح مشفق ہو کر فرمائی ہیں۔ بری ہیں۔ واقعی آلہی اخلاقی تعلیم ہے مگر منسوخ ہوگئی ہیں۔ کیونکہ حضرت محمد رسول اللہ کے آنے سے انجیل منسوخ ہو چکی ہے۔ چنانچہ بوستاں میں شیخ سعدی صاحب رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ:

نازلات دعوئے برآورد گرد۔
کہ توریت انجیل منسوخ گرد۔

اور یہ کافروں کے مارنے کا جو آپ طعنہ دیتے ہیں یہ اللہ جل شانہٗ نے ہی حکم دیا ہے اُس کے حکم میں کسی کو چون و چرا کی گنجائش نہیں اس حکم کی اسوقت تک تعمیل ہوتی رہی جب تک اسلامی سلطنت کا دور دورہ تھا۔ مگر جب سلطنت کو زوال آیا۔ اور انگریزی سلطنت قائم ہوئی تلوار رہی اور نہ زور لیکن اخلاق محمدی ویسے کا ویسا قائم۔

لچھمن۔ اُمید ہے کہ آپ مجھے معاف فرماوینگے۔ جب میں یہ بات کہوں کہ ایسا ظالم خدا خدائی کے لائق نہیں ہے۔ عجیب خدا ہے کہ صلح سلامتی۔ رحم و مہربانی کو تو منسوخ کر کر ظلم و جبر کو قائم کرے گیا میں یہ بھی کہنے کی جرات کر سکتا ہوں کہ محمدیوں کے خدا سے انگریز زبردست ہیں جنہوں نے اس کے ہاتھ سے تلوار چھین لی اور کسی کو کسی پر ظلم کرنے نہیں دیتے اور سلطنت کی بنیاد عدالت و رحم پر رکھی ہے۔ شیر بکری کو ایک گھاٹ پانی پلاتے ہیں لیکن تمہارا انحراف محمدیوں ہی کے واسطے مفید ہے۔ لیکن اب محمدی اُس کی اس رعائت سے بھی اُس کی کمزوری کی وجہ سے محروم رہ گئے۔ اگر مخلوق کو خدا کہنے میں کچھ گناہ اور کفر نہ ہو تو میں ضرور حضرت مسیح کو خدا کہوں۔ اگر میں آریا نہ ہو جاتا تو لاریب انجیل کو کلام الہی مان کر مسیحی ہو جاتا میں سچائی سے کہتا ہوں کہ جب مسیح کے دکھوں کو انجیل میں پڑھتا ہوں کہ اُس بے گناہ بے عیب انسان نے گنہگاروں سے کیسے دکھ سہے تسپر بے زبان اور بے آزار رہا آنسو نکل آتے ہیں صلیب کے اوپر اُس کا یہ پکارنا کہ اے باپ ان کو دمیرے دشمنوں کو معاف کر کیونکہ یہ نہیں جانتے کہ کیا کرتے ہیں۔ اور تعلیم تو دیکھئے۔ آسمان اور زمین کے تمام اخلاق کے سمندر کو کوزہ میں بند کر دیا ہے۔ جیسا تم چاہتے ہو کہ لوگ تمہارے ساتھ کریں۔ تم بھی اُن سے ویسا ہی کرو۔ اس آسمانی سنہلے قانون کو سو دکیں جیسے ظالم ردی شہنشاہ نے اپنی تمام سلطنت کا موقوف مقرر کیا ہے اور اپنی سلطنت کے تمام شاہی مکانات پر اس کو کندہ کروایا ہیں تو یہی کہونگا کہ محمدی مذہب سے مسیحی مذہب ہر جہا درجے بہتر ہے بلکہ اگر یہ کہوں تو بیجا نہ نہ ہو گا کہ اس کا اُس کا کچھ مقابلہ نہیں۔
چہ نسبت خاک را با عالم پاک۔

اگر تم محمدی مذہب کو چھوڑ کر مسیحی ہو جاؤ۔ تو آدمی بن جاؤ مجھے کمال خوشی حاصل ہو اور میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہرگز تمہارے اباجان سے نہ کہونگا۔

محمود۔ سنو صاحب ذرا سوچ سمجھ کر سنبھال کر کلام کرو۔ شاید میرے گناہ نے آپ کو پھر محمدی مذہب پر ناجائز حملہ کرنے کو دلیر کر دیا اب میں تم کو کچھ نہیں کہتا لیکن دوستانہ سمجھائے دیتا ہوں کہ آئیندہ میرے روبرو محمدی مذہب کو برا مت کہنا۔ کیونکہ درحقیقت محمدی مذہب دنیا میں ایک لاثانی مذہب ہے۔ ہاں اگر محمدی مذہب کو برا کہنا ہی آپ کا مذہب ہے تو سلطان کے روبرو کہا کریں۔ کیونکہ وہ عیسائی مذہب کو زیادہ پسند کرتا ہے۔ انجیل بھی بغل میں رکھتا ہے۔ علاوہ اس کے تمہاری باتیں اُس کو بُری بھی نہیں لگتیں۔ غالباً وہ تم سے متفق بھی ہے۔

راوی۔ سلطان عرصہ سے خاموش تھا۔ کوئی خاص سبب تو نہ تھا۔ مگر یہ اُس کی عادت تھی کہ دو شخصوں کی گفتگو میں دخل دیکر دخل در معقولات کا مصداق بننا اُسے پسند نہ تھا لیکن اب وہ رہ نہ سکا کیونکہ محمود نے اس پر بھی حملہ کیا محمود سے مخاطب ہو کر بولا۔

سلطان۔ زبان سنبھالو یہ منہ نزبان غریب پر
خدا کی سونہ کوئی تسا بھی بدلگام نہیں

یہ آپ نے کیونکر جانا کہ میں لچھمن سے متفق ہوں ذرا بیان تو فرمایئے۔

محمود۔ آنکھیں نکالتی ہوں تو کسی اور پر نکالئے۔ میں ایسی گیدڑ بھبکیوں سے نہیں ڈرنے کا۔ میں نے یہ اس طرح خیال کیا کہ دو ایک دفعہ تم بھی انجیل کا ذکر کر چکے ہو۔ اور لچھمن نے تمہارے روبرو محمدی مذہب پر کیسے حملے کئے اور تم چپ چاپ سنا کئے۔ اس نے عیسائی مذہب کو محمدی مذہب سے افضل بیان کیا اور تم خاموش رہے اب اگر تمہاری خاموشی میں نے نیم رضا سمجھی تو کونسی خطا کی۔ اور کیا آپ کے پاس انجیل موجود نہیں۔ اور بھی کبھی کسی مسلمان کے پاس انجیل دیکھی۔

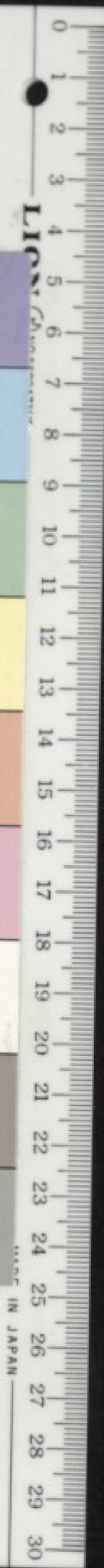
سلطان۔ فراموش شد شغل سابق کہ چیست
ببیں عقل و دانش بباید گریست

کل تم نے خود ہی کہا تھا کہ دوسرے کے کلام میں دخل نہیں دینا چاہئے اور آج میری خاموشی نیم رضا سمجھی گئی سنو صاحب میری خاموشی بے جا نہ تھی۔ تم تو خود اپنے دین کی ہتک کروا رہے ہو۔ بھلا ایک ہندو کے سامنے جہاد کی تعلیم پیش کرنی اور پھر اُس کے روبرو اخلاق محمدی کا بیان کرنا نادانی نہیں تو اور کیا ہے۔ پھر ایک ایسا ہندو جس نے انجیل بھی پڑھی ہوا اور حضرت مسیح کے کام و کلام کو دیکھا ہو۔ بھلا اس کی اخلاقی تعلیم سے دنیا کے اخلاق کب لگا کھا سکتے ہیں۔ مجھے تو سوائے خدا کے کسی کا ڈر نہیں انجیل بیشک میرے پاس ہے کیونکہ میں اکثر اُس کو دیکھتا ہوں جیسے عیسائی قرآن کو دیکھتے ہیں اور کوئی انہیں منع نہیں کرتا تو بڑے تعجب کی بات ہے کہ میرے پاس انجیل کے ہونے سے آپ بدگمان ہوتے ہیں۔ میں تو انجیل کے اس فرمان پر چلتا ہوں کہ سب باتوں کو پرکھو بہتر کو اختیار کرو۔ علاوہ اس کے انجیل میں کوئی بُری بات نہیں۔ ہاں اگر کچھ شک اور ٹھوکر کا مقام ہے تو وہ تعلیم کفارہ اور مسئلہ الوہیت مسیح ہے۔ مگر یہ دونوں باتیں میرے لئے کسی طرح باعث ٹھوکر نہیں دو وجہوں سے۔

اولاً۔ اگر قرآن خدا کا کلام ہے تو لاریب انجیل خدا کا کلام ہے۔ کیونکہ خود قرآن اس پر گواہی دیتا ہے بس اگر انجیل خدا کا کلام ٹھہرا تو اُس کا سب کچھ سچ ہے۔

ثانیاً۔ چونکہ انجیل خدا کا کلام ہے اور کلام ربانی۔ کبھی رد و منسوخ نہیں ہو سکتا تو پھر قرآن کسی طرح خدا کا





کلام نہیں ہو سکتا کیونکہ وہ اپنی تعلیم سے انجیل کو جھٹلاتا ہے اگر آپ مجھے اجازت دیں تو میں اس کا مفصل بیان کروں

محمود - ارے بھئی اب تو معاف کرو دیکھو تو صبح کے گھر سے نکلے ہوئے ہیں دس بجنے کو آئے سورج سر پر آ گیا۔ گرمی تیز ہو گئی پھر کسی وقت سہی۔ چلو گھروں کو۔ اگر فرصت ہو تو شام کو چاندنی چوک میں تشریف لے آئیگا۔ ۶ بجے وقت اچھا ہوگا۔ بھائی لچھمن آپ بھی ضرور آویں

لچھمن - بہت اچھا حاضر ہونگا۔ لیکن اب وقت کی پابندی کا خیال رکھیں۔

راوی - پھر وہ آپس میں سلام و بندگی کر کے اپنے اپنے گھروں کو چلتے بنے۔

مراسلات

پنجاب سنڈے سکول یونین۔

سنڈے سکول کنونشن کے سالانہ جلسہ کا وقت نزدیک آ پہونچا ہے ضروری ہو کر سنڈے سکولوں کی طرف سے جلد ڈیلیگیٹ مقرر کئے جاویں۔

وقت اور جگہ - اس سال کنونشن کا جلاس نولکھا چرچ لاہور میں ۹ سے ۱۱ مارچ تک ہوگا۔ پہلے جلسے کا وقت ۹ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء بروز منگل شام کے چھ بجے ہے۔

پروگرام - پروگرام کے بنانے میں یہ بات مدنظر رکھی گئی ہے کہ جہاں تک ممکن ہو کنونشن میں بہت سے صاحبان تشریف لاویں۔ مضامین ایسے چنے گئے ہیں جو سنڈے سکول کے سپرنٹنڈنٹوں اُستادوں اور اُن سب کی کہ جو سنڈے سکولوں میں دلچسپی لیتے ہیں مدد اور فایدہ کا باعث ہوں ڈیلیگیٹوں سے التماس کی جاتی ہے کہ پروگرام کو پڑھکر ہر ایک مضمون پر غور کریں اور اس مباحثے میں جو ان مضامین کے متعلق ہوگا حصہ لینے کے لئے تیار ہو کر آویں۔

مضامین حسب ذیل ہونگے

سنڈے اسکول کا مقصد۔	پادری ای ایم ویری ڈی ڈی
سبق اور سکھلانے کے طریقے	پادری۔ جے۔ اے۔ ووبی ایم اے
کس طرح جوان شاگردوں میں دلچسپی قایم رکھی جا سکتی ہے	یہ جلسے بطور کانفرنس کے ہونگے
سنڈے سکول کے کام کو ترقی دینے کے لئے محبہ کو کیا کرنا چاہئے۔	
سنڈے سکول کے اُستاد کی ذمہ واری	پادری اے نرنس ایم اے پادری این پریذیڈاس

کرسچن اینڈ یوسوسائٹی اور سنڈے سکول کا تعلق پادری ٹی جی بیلی ایم۔ اے۔ بی۔ ڈی۔

کنونشن کی ضرورت - انڈیا سنڈے سکول یونین کیساتھ ملحق ہونے کے اس قدر عرصے کے بعد بھی پنجاب میں سنڈے سکول کے کام نے جیسی ترقی کرنی چاہئے تھی نہیں کی۔ جو بہت لوگ مسیحی جوانوں کو تعلیم دینے ہندوستانی کلیسیا کو تعمیر کرنے اور غیر مسیحیوں میں مشنری کام کی شاخ کے سمجھنے میں سنڈے سکول کی بڑی ضرورت کو نہیں پہچانتے تا اتفاق طاقت ہو اور اس کانفرنس کا ایک مقصد یہ بھی ہے کہ اُن سب کو جو کلیسیا کی ترقی کے دل خواہاں ہیں۔ ایک جا اکٹھا کیا جاوے۔

ڈیلیگیٹوں کی رپورٹیں - درخواست کی جاتی ہے کہ ڈیلیگیٹوں کی رپورٹیں لکھی ہوئی ہوں اور اتنی لمبی نہ ہوں کہ پڑھنے میں تین منٹ سے زیادہ وقت لگے تعدادی نقشوں کے پڑھنے میں غیر ضروری وقت کے خرچ سے بچنے کیلئے ایک چھپا ہوا نقشہ بھیجا جاتا ہے اور ہر ایک سپرنٹنڈنٹ سے درخواست کی جاتی ہے کہ اُس کی خانہ پوری کر کے اپنے سکول کے ڈیلیگیٹ کے ذریعے کنونشن میں بھیجیں لیکن اس سے بہتر طریقہ یہ ہے کہ یکم مارچ سے پہلے تعدادی نقشوں کے سیکرٹری مسٹر اے۔ اے شوبس تان سینٹ کالج گوجرانوالہ کی خدمت میں بذریعہ ڈاک بھیجا جاوے۔ تعدادی نقشوں کے سیکرٹری ہر ایک سنڈے سکول کے خواہ اُس کی طرف سے ڈیلیگیٹ بھیجے جاویں یا نہ اور خواہ وہ سکول یونین سے تعلق رکھتا ہو یا نہ رکھتا ہو تعدادی نقشے حاصل کر کے بہت خوش ہونگے اس صوبہ کے سنڈے سکولوں کے کام کی ٹھیک تعداد معلوم کرنے کے لئے ضروری ہے کہ ہر ایک سنڈے اسکول کے تعدادی نقشے اُن کے پاس پہونچ جاویں۔

وائلی موریل مقابلہ - ۱۱ مارچ سنہ ۱۹۰۹ء کے کنونشن کے سبقوں کیلئے جو ۹ سے ۱۱ تک پائے جاتے ہیں۔ اور جن کا مضمون مسیحی کلیسیا کا شروع ہے عہد کے لئے پہلے دو شخصوں کو انعام دیئے جاوینگے یہہ انعام بائبلیں ہونگی جن کی قیمت ۱۰ اور ۵ روپیہ ہوگی یہہ تصویر کنونشن کے پریسیڈنٹ پادری طالب الدین بی۔ اے۔ ای۔ سی۔ ہوسٹن کالج لاہور کی خدمت میں یا کنونشن سے پہلے بذریعہ ڈاک یا کنونشن میں ڈیلیگیٹ کی معرفت بھیجنی چاہئے اور یہ بھی بتلانا چاہئے کہ انعام کس زبان میں لیں گے۔

چندہ - سپرنٹنڈنٹوں سے درخواست کی جاتی ہے کہ کنونشن کے لئے فروری کے آخری اتوار کا چندہ کنونشن کے خزانچی مس ہیولٹ ونٹر ہیز منصوری یو۔ پی کی خدمت میں بھیج دیں ممبروں کو بھی یاد دلایا جاتا ہے کہ اس سال کا چندہ اُن کے ذمہ ہے یورپینوں سے ۲ روپیہ اور ہندوستانیوں سے ۸ آنہ فی سال لیا جاتا ہے۔

کھانا اور رہائش - کھانے اور رہائش کا خرچ حسب ذیل ہوگا۔

یورپینوں سے ۶ روپیہ۔ ہندوستانیوں سے ۲ روپیہ صرف رہائش کے لئے ۲ روپیہ

کس کو خبر دینی چاہئے - کھانے اور رہائش کے انتظام کے لئے جسقدر جلد ممکن ہو مگر بہر حال ۲۸ فروری سے پیشتر اپنے نام مس سلی ریڈ۔ بی ایم ایس لاہور کو بھیجا

کی خدمت میں بھیجدینے چاہئیں۔

دعا ہم اُن سب سے جو سنڈے سکول کے کام میں دلچسپی لیتے ہیں درخواست کرتے ہیں کہ وہ دعا کریں کہ کنونشن کا یہ اجلاس اس صوبے کے لئے بڑی برکت کا باعث ہو۔

مس آر۔ بی رائیٹ قایمقام کارسپانڈنگ سیکریٹری

(لودیانہ ۹ فروری سنہ ۱۹۰۹ء)

ڈاکٹر جان مرڈوک صاحب کی تصانیف

(۱) صنعت اور دستکاری کی ترقی

(۲) افلاس ہند کے قابل علاج اسباب*

آج دو کتابیں مندرجہ عنوان مصنفہ ڈاکٹر جان مرڈوک میرے پیش نظر ہیں (۱) صنعت اور دستکاری کی ترقی میں قابل مصنف نے مختصر مگر پر مغز تمہید میں صنعت اور دستکاری کی ضرورت اور ہندوستان میں اُس کے عروج و زوال کے اسباب درج کئے ہیں اور پھر شمار و اعداد کے ساتھ ہندوستان کی موجودہ مختلف صنعتوں اور دستکاریوں کا تذکرہ کیا ہے۔ عوام میں ایک بے بنیاد خیال پھیلتا رہا ہے کہ انگریزی عملداری ملک کے مصنوعات کے لئے مضر ثابت ہوئی۔ مگر اہل ہند کے قلم سے لکھے ہوئے مضامین دیکھ کر جو اس میں جا بجا نقل کئے گئے ہیں بالکل شک و شبہ اس امر کے باور کرنے میں نہیں رہتا کہ ہمارا ملک بلحاظ مصنوعات ترقی کر رہا ہے اور ترقی کی گنجائش روز بروز پیدا ہوتی جاتی ہے مگر اصل بات یہ ہے کہ صنعتی کارخانوں پر سرمایہ غیر قوموں کا لگا ہوا ہے اور وہی لوگ اُن کے نفع سے زیادہ تر مستفید ہونے کے

* اصل کتاب کی لوح پر علاج اور اسباب کے بیچ میں "داد" غالباً غلط چھپا ہے

مستحق ہیں ہندوستانیوں کو مشترکہ سرمایہ سے کام چلانیکی عادت نہیں اور اس کتاب کا مقصود یہی ہے کہ ہندوستانیوں کو اپنے ملک کی تجارت اپنے ہاتھ میں لینے کی ترغیب ہو تاکہ وہ تجارت کا علم سیکھیں اور اس کے اصولوں سے آگاہ ہو کر بیدھڑک صنعت و حرفت پر روپیہ صرف کریں جنکو حائل ہوں تعلیم یافتہ گروہ کا فرض ہے کہ وہ ایسے سہل الحصول رسالوں کو اردو دان پبلک میں رواج دینے کی کوشش کریں تاکہ وہ اپنی اولاد کی صحیح تعلیم و تربیت کیساتھ اچھا فیصلہ کر سکیں (۲) دوسری کتاب افلاس ہند کے قابل علاج اسباب میں فاضل مصنف نے بالکل سچ لکھا ہے کہ افلاس ہند کے اسباب کی برٹش گورنمنٹ ذمہ وار نہیں بلکہ خود اہل ملک کی عادات میں ایک نہایت تعجب خیز امر ہے کہ جس طرح ایک جوتشی ہر چھوٹے اور بڑے واقعہ کا سبب ایک نا ایک ستارہ کو قرار دیتا ہے اسی طرح اکثر بُرے نتائج انگریزی راج سے منسوب کئے جاتے ہیں۔ غور کرنے سے اس بات پر ہنسی آنی چاہئے اہل ملک کے اُن رواجات کو جو مفلسی اور تباہی کا اصلی باعث ہیں مصنف نے چھ سرخیوں میں تقسیم کیا ہے (۱) شادی غمی کے رسوم (۲) قرض لینے کی عادت (۳) نامناسب خیرات (۴) شادی کے اصل مقصود سے غفلت (۵) نشی اشیاء کا استعمال (۶) روپیہ کو منافع پر لگانے کے بجائے زیورات میں قید کرنا۔ کتاب کیا ہے ایک آئینہ ہے ہر ہندوستانی اپنی حالت کا اُس سے اندازہ کر سکتا ہے اور اپنا علاج خود تجویز کر سکتا ہے باوجود اس کے فاضل مصنف نے شرح و بسط کیساتھ اصلاح کی آسان تجویزیں بھی بتلا دی ہیں اگر ایسے مخلصانہ اور سہل تدبیروں پر ضرورت ہوتے ہوئے بھی کوئی عمل نہ کرے تو بدقسمتی کی بات ہے۔

اس قسم کی کتابیں ہندوستانی بچہ بچہ کے ہاتھ میں ہونا لازمی ہے۔ اسکولوں کی انعامی کتابوں میں ایسے مفید رسالوں کا جزو غالب ہونا نفع سے خالی نہیں اس میں جو شمار و اعداد بتلائے گئے ہیں وہ ہندوستانی پڑھے لکھے بڑے لوگوں کے لئے بھی نہایت دلچسپ ہیں مصنف نے ایک حیرت انگیز واقعہ کی طرف توجہ دلائی ہے کہ سنہ ۱۹۰۱ء کی مردم شماری سے معلوم ہوا کہ چار لاکھ سنار سے زیادہ اس ملک میں ہیں جن کی اوسط ماہوار آمدنی اگر صرف ۱۶ روپیہ ماہوار لگائی جائے تو سالانہ آمدنی قریب چار کروڑ روپیہ کے ہوتی ہے یہ خرچ سرمایہ کو غیر مفید بنانے میں صرف کیا جاتا ہے حالانکہ اس سرمایہ کی ملک کو سخت ضرورت ہے

ایک نصیحت روپیہ کی بابت آب زر سے لکھنے کے قابل درج کی گئی ہے وہ یہ ہے:۔

(۱) جسقدر کما سکو کماؤ (۲) جسقدر بچا سکو بچاؤ (۳) جس قدر خیرات کر سکو کرو۔

یہ کتابیں صرف ایک ایک آنہ میں کرسچن لٹریچر سوسائٹی لودیانہ سے مل سکتی ہیں۔

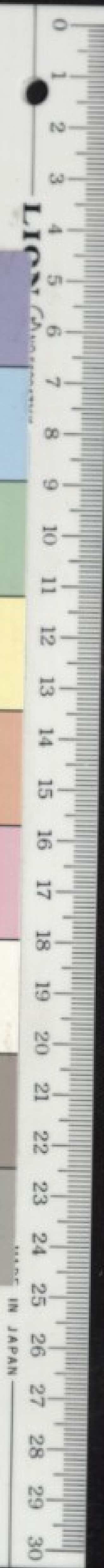
ادریس احمد از رامپور۔ ۵ فروری سنہ ۱۹۰۹ء

اپیل

ہندو بیواؤں سے بڑھکر کون مصیبت زدہ ہے۔ بے چاریوں کی حالت کیسی ناگفتہ بہ ہے اوّل تو خاوند کے مرجانے پر اُن کا کوئی محافظ نہیں رہتا تس پر گھر میں انہیں صدہا قسم کی تکالیف جھیلنی پڑتی ہیں۔ گھر بھر اُن کی موجودگی کو نحوست کی نشانی خیال کرتا ہے غرض اُن کی حالت کو خیال کرتے ہی بدن کے رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اسلئے ان زندہ در گور مخلوق کی حالت پر رحم کھانا اور اُسے کچھ بہتر بنانے کی کوشش کرنا ہر ایک نیک دل ہندوستانی کا فرض ہے۔

اس خیال کو مدنظر رکھکر پنجاب براہمو سماج نے امرتسر میں ایک ودھوا بھون قایم کرنے کا فیصلہ کیا ہے لالہ سندر داس صاحب مجسٹریٹ ٹھیکیدار ورمیس امرتسر نے بہت مہربانی کر کے اس نیک کام کے لئے اپنا وسیع





مکان علین وسط شہر میں سماج کے سپرد کیا ہے اور لالہ رام رکھامل صاحب ساہنی انسپکٹر ڈاکخانہ جات اور اُن کی اہلیہ صاحبہ کو اس بھون کا مہتمم مقرر کیا ہے جو اصحاب لالہ صاحب موصوف سے واقف ہیں وہ خود خیال فرما سکتے ہیں کہ اس کام کے لئے اُن سے موزوں مہتمم ملنا محال تھا۔

ابتدائی تعلیم سینے پرونے بُننے اور گوٹا اور جراب بنانے و دیگر مفید کام سکھلانے کا حسب ضرورت انتظام کیا جاویگا۔ بیواؤں کی ذات اور دیگر رسوم و رواج میں کسی قسم کی مداخلت نہ ہوگی جب تک کہ کسی بیوہ کے چال چلن اور خاندان وغیرہ کے متعلق پوری تحقیقات نہ کر لی جاوے گی اُس کو بھون میں داخل نہ کیا جاویگا۔

یہ بھی ذکر کر دینا مناسب ہو کہ بھائی کرپال سنگھ صاحب بی۔ اے ممبر برہمو سماج کونسل نے اس کار خیر کے لئے پانصد روپیہ کا عطیہ پنجاب برہمو سماج کو عطا فرمایا ہے اور امید کی جاتی ہے کہ اور بھی فیاض طبع اصحاب اسی طرح ودھوا بھون کی امداد فرما کر پنجاب برہمو سماج کا ہاتھ بٹائیں گے ہم امید کرتے ہیں کہ ہمارے بھائی اس کار خیر کی کامیابی کے لئے ضرور پرارتھنا کریں گے۔

ہر ایک قسم کی امداد نہایت شکریہ کے ساتھ قبول کی جاویگی۔ نیاز مندان کانشی رام دھرم داس سوری سیکرٹریان ودھوا بھون امرتسر مقیم لاہور۔

چمن لال سینگوا پریزیڈنٹ لوکل سیکرٹری امرتسر۔

ایوب کا احوال

ایوب کی کتاب باب ۳۵۔ آیت سے ۱۳ ویں آیت تک

ایوب کی کتاب میں ہمارے واسطے بڑی تعلیم پائی جاتی ہے چنانچہ آج مندرجہ ذیل بیان پر غور کریں گے الیہو ایوب کو ملامت کر کے کہتا ہے کہ تو خدا کی راستبازی کی قدر نہیں کرتا۔ بلکہ اپنی ہی راستبازی کو مقدم جانتا ہے بیشک یہ بات راست ہو کہ وہ دیندار تھا اور خدا تعالیٰ بھی پہچانتا تھا کہ ایوب دیندار ہے گو انجیل کی سی روشنی جیسی کہ پطرس یعقوب اور یوحنا کے پاس تھی الیہو کے پاس نہ تھی تاہم کچھ روشنی تھی جس سے کہ وہ ایوب کو سمجھاتا ہے ایوب اس بات کو نہیں سمجھا تھا کہ کیوں خدا نے پہلے مجھ کو برکت دی اور پھر واپس لی۔ یعنے سارے چوپائے بال بچے سب مر گئے ساری چیزوں کا ستیاناس ہو گیا۔ دوست آشنا نے میرا ساتھ چھوڑ اور لوگوں نے لعنت کا کلمہ مجھ پر پڑھا وہ رات دن اسی سوچ میں تھا کہ خدا نے کیوں ایسا کیا۔ ہائے خدا میری مدد نہیں کرتا۔ ایوب کا خیال ہوا ہوگا کہ خدا نے تو مجھ سے مدد کا وعدہ کیا تھا اور برکت دینے کا بھی قول کیا تھا پر کہاں ہے اُس کی مدد اور کہاں ہے اُس کی برکت سو میں کیونکر جانوں کہ وہ راستباز ہے ایوب نے بڑی شکایت اپنی دعا میں خدا سے کی ہوگی۔ پر جب خدا ملا ہوگا تو ایوب زار زار رویا ہوگا۔ اور کہا ہوگا کہ ہائے ہائے میں نے ایسا کیوں کہا۔ اور خدا کے حضور صدق دلی سے توبہ کی ہوگی ایوب کا خیال تھا کہ وہ اپنی چیزوں کا خدا سے حقدار ہے پر الیہو اس کے خیال کے خلاف تھا۔ ایک طرح سے ہم حقدار ہیں لیکن ایک طور سے ہیں بھی نہیں۔ خدا کے وعدے راستبازوں کے لئے ہیں بشرطیکہ راستبازی میں قائم رہیں۔ ایوب ایک طور سے حقدار تھا یعنی بطور انعام کے خدا نے یوسف سے وعدہ کیا تھا کہ میں تجھ کو ایک بڑا حاکم بناؤنگا اور سو اُس کو بنایا سارے ملک مصر پر حکومت بخشی ہاں تھوڑے دنوں تک اس پر تکلیفات رہیں۔ یعنی غلام بنا قید میں پڑا۔ کیوں خدا نے بے قصور یوسف پر مصیبت بھیجی۔ اسلئے کہ وہ اس عظیم خدمت کے لئے تیار ہو۔ سو یہی حال ایوب کیساتھ ہوا پر ایوب بالکل بے خبر تھا فی زمانہ بھی بہتیرے بڑی پریشانی میں مبتلا ہیں۔ حالانکہ دیندار اور خدا پرست ہیں عزیزو خدا اپنے وعدے کو بھولتا نہیں۔ کاش کہ وہ اپنے وعدے کے مطابق سب پر برکتیں عطا فرماوے

راقم دیا(وی)، بی۔ سی۔ فسک۔ ایم۔ ای۔ مشن
ڈیرہ دون

شیر کے وسیلے بھائی منگل سنگھ کی بہادرانہ موت

ڈیرہ دون سے قریب ۱۷ میل کے فاصلے پر ایک موضع بنام سمس پور ہاکی میں بھائی منگل سنگھ اے پی مشن کی طرف سے خداوند کی خدمت پر کئی سال سے کام کر رہے تھے۔ اس موضع کے آس پاس بڑا بھاری بن ہے۔ موضع مذکور کے کئی جانوروں کو اس شیر نے لقمہ بنایا۔ بھائی منگل سنگھ کے پاس بندوق تھی۔ لہذا گاؤں کے لوگوں نے آکر بھائی سے بیان کیا گزشتہ ہفتہ بروز جمعرات بھائی لوگوں کو نقصان سے بچانے کی غرض اور خیال سے بندوق لیکر شیر کی تلاش میں گئے۔ قضارا گاؤں کے ریوڑ کے پیچھے شیر بھاگا ہوا آرہا تھا۔ مگر جانور تو سب اپنی اپنی جان لیکر بھاگ آئے۔ بھائی منگل سنگھ شیر کے سامنے پڑ گئے۔ فوراً فائر کیا گولی شیرنی کے پیٹ کے وار پار ہو گئی۔ فائر کرتے ہی دوڑ کر قریب کے ایک درخت پر چڑھ گئے۔ یہ نہیں دیکھا کہ شیر کدھر گیا۔ درخت پر چڑھے چڑھے انہوں نے اپنی بندوق پھر بھر لی لیکن تھوڑی دیر کے بعد اس ارادے سے کہ اگر اب کی شیر نظر آیا تو کام تمام کر دونگا۔ نیچے اُتر آئے۔ چونکہ بھائی دوسری طرف دیکھ رہے تھے۔ شیرنی زخمی ہو کر قریب کی ایک جھاڑی میں چھپ گئی تھی۔ دوسری طرف سے ایکدم ہی بڑے غضب اور غصہ کے ساتھ بھائی پر حملہ کیا شیرنی کے تھپیڑ سے بندوق ہاتھ سے چھوٹ کر دور جا گری۔ اب بھائی منگل سنگھ اور شیرنی کے درمیان جنگ ہونے لگی۔ قریب ایک گھنٹہ تک بھائی نے اُس کے ساتھ جنگ

کی۔ آخر کار شیرنی نے بھائی کے بائیں بازو کو اپنے منہ میں چبا لیا۔ تب اُس بھائی نے اُس کے پنجے کو اپنے دانتوں سے کاٹا۔ شیرنی نے ہاتھ چھوڑ دیا۔ بھائی نے اُس کے سر کو پکڑ کر مروڑ ڈالا اور چھوڑ دیا۔ وہ نیم جاں بھاگ گئی۔ یہ بھائی اپنے گھر آیا۔ بی بی نے زخموں پر تیل وغیرہ لگایا۔ سنیچر کے دن ایک خط دہرہ دون مسٹر بوس صاحب پلیڈر کو بھیجا۔ اتوار کے دن مسٹر بوس گئے۔ شیرنی کی لاش جنگل میں ملی اور بھائی منگل سنگھ کے ہاتھ پر بہت ورم ہو گیا تھا۔ بخار کی تیزی دیکھ کر مسٹر بوس شیرنی کی نعش اور بھائی منگل سنگھ کو دہرہ دون لے آئے۔ بھائی منگل دہرہ دون کے ہسپتال میں ۸ تاریخ پیر کے روز رات کے ۱۲ بجے انتقال کر گئے۔ بھائی کی بیوہ اور ۹ بچوں کا خدا حافظ۔

راقم

ایم۔ سی۔ نیوٹن۔ دہرہ دون

بھائی منگل سنگھ کی موت سے جو ایک بہادر کی موت ہے ہم کو ازحد افسوس ہے اور ہم اُس کی بیوہ اور بچوں کے لئے اپنی دلی ہمدردی کا اظہار کرتے ہیں اور دعا کرتے ہیں کہ خداوند اُس کی بیوہ اور بچوں کو تسلی بخشے۔ اس موقعہ پر بھائی کے دوسروں کو بچانے کی کوشش میں جان دینے کے سبب سہس پور کے باشندوں۔ مسیحی جماعت پنجاب مشن اور سب سے بڑھ کر گورنمنٹ کی توجہ دلانا چاہتے ہیں کہ مرحوم کے مصیبت زدہ خاندان کی امداد کے لئے کچھ کرنا چاہئے چونکہ بھائی نے پبلک کی خدمت کے لئے اپنی جان دی ہے اس واسطے اس کے خاندان کی پرورش کی ذمہ وار پبلک ہی ہو۔ ایڈیٹر

ضرورت

ایک جونیر انگلو ورنیکولر کی سکاچ مشن سکول ڈسکہ کے لئے ضرورت ہے۔ درخواستیں منیجر مشن ڈسکہ کے پاس آنی چاہئیں۔

انتخاب الاخبار

شولڈہم کا اقبال جرم

کپتان بکوس صاحب نے جو شولڈہم

قاتل مس نیلر کی پھانسی کے وقت بحیثیت مجسٹریٹ کے موجود تھے جبکہ یکم فروری کو وہ لاہور جیل میں دار پر لٹکایا جانے والا تھا۔ سرکاری طور پر رپورٹ کی ہے کہ پھانسی پر چڑھنے سے چند لمحے پیشتر مسٹر شولڈہم نے بھائی اور پادری وار کو صاحب چیپلن کے سامنے اقرار کیا کہ واقعی اس نے مس نیلر کو قتل کیا ہے اور جو سزا اُسے ملی ہے یہ بالکل انصاف ہوا ہے۔ آرمی نیوز

بابو اسونی کمار دت

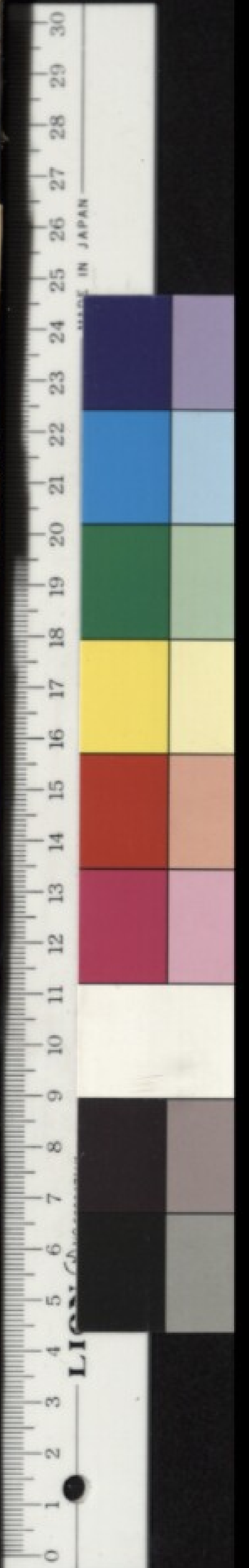
بنگالی لیڈر نے جو لکھنؤ جیل میں نظربند ہے اپنے دوست کو ایک چٹھی میں لکھا ہے کہ حکام جیل نے میرے آرام و آسائش میں کوئی دقیقہ باقی نہیں چھوڑا ہے ۲۰ جنوری کو نواب لفٹنٹ گورنر صوبجات متحدہ مجھے دیکھنے آئے اور دریافت کیا مجھے کوئی تکلیف تو نہیں ہے ہز آنر نے صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ کو حکم دیا ہے کہ مہینے میں ایک بار اسونی بابو سے دریافت کرتے رہیں کہ کسی قسم کی تکلیف تو نہیں ہے جس گورنمنٹ کا قیدیوں کے ساتھ یہ سلوک ہو کوئی اس کا بدخواہ پاگل کے سوا کون ہو سکتا ہے۔

قندھار میں انگریزی تجارت

گورنمنٹ انڈیا کی طرف سے جو ماہوار تجارتی رسالہ جاری کیا گیا ہو اُس کا نام ٹریڈ جرنل ہے اس میں لکھا ہے کہ قندھار میں انگریزی مال کی قدر نمایاں ترقی پر ہے یہاں حال میں دو نئی کوٹھیاں کھولی گئی ہیں یہاں انگریزی ساخت کا پارچہ اور چینی و شیشہ کے آلات فروخت کئے جاتے ہیں۔ اور عظیم پیمانہ پر یہاں مال فروخت کیا جاتا ہے۔ انگریزی پارچہ اور انگریزی ساخت کا سامان یہاں بہت شوق سے خریدا جاتا ہے اور اس کی بہت قدر کی جاتی ہے یہ تمام مال زیادہ تر براہ ہندوستان منگوایا جاتا ہے لیکن امیر صاحب کے حکام اس مال پر بہت کڑا محصول لیتے ہیں۔ باینہمہ تمام آسودہ حال لوگ انگریزی لباس اور انگریزی بوٹ شوق سے استعمال کرتے ہیں اور تمام انگریزی مال کی کھپت تیزی سے بڑھتی جاتی ہے خانہ داری کے استعمال میں اور درباری موقعوں پر انگریزی لباس اور بوٹ کا رواج عام ہے۔ عام

کوئلوں کا دھواں

راولپنڈی سے افسوسناک خبر آئی ہے کہ وہاں تین آدمی کوئلہ کی آگ کی زہریلی ہوا سے حال ہی میں ہلاک ہو گئے ہیں۔ اس سے تھوڑے ہی روز پہلے ایک ایسی ہی واردات دو آدمیوں کی ہلاکت کی کوہ مری میں بھی ہو چکی ہے۔ سردی کے ایام میں جو لوگ اپنا کمرہ گرم کرنے کے لئے کوئلہ جلاتے ہیں اُن کو خبردار رہنا چاہئے کہ کوئلہ کی گرمی میں زہر ہوتا ہے۔ ایسے موقعہ پر تازہ ہوا کے آنے جانے کا رستہ ضرور کھلا رہنا چاہئے جو تین آدمی حال میں ہلاک ہوئے ہیں وہ راولپنڈی کی کاکس کمپنی کے دفتر کے دربان تھے اور تینوں حقیقی بھائی تھے۔ پچھلے ہفتے جمعہ کی رات کو سردی زیادہ تھی اور تینوں بھائی ایک ہی کوٹھے میں سوتے تھے۔ انہوں نے کوئلے سلگائے اور کوٹھے کے دروازے بند کر کے سو گئے تاکہ سردی کی شکایت نہ ہو۔ کوئلہ کے زہریلے گاس سے تینوں جوان سوتے سوتے ہی مر گئے۔ صبح کو دیکھا کہ دربان غائب ہیں اور دفتر کا مکان بھی بند ہے جب دربانوں کے کوٹھے کا دروازہ توڑ کر دیکھا تو اندر تینوں بھائی مردہ پڑے تھے۔



کاٹھیاواڑ میں جیتلسر پوربندر کی شاخ ریلوے کے سٹیشن پر ایک عجیب ڈاکہ وقوع میں آیا۔ اس روز جمعرات کی پچھلی رات کو چند مسلمان جوان احاطہ سٹیشن میں آپڑے وہاں دو کانٹے والے موجود تھے ان کو پکڑ کر ایک ببول کے پیڑ کے ساتھ بزور جکڑ دیا۔ اور دھمکی دی کہ شور کریں گے تو بندوق سے قتل کئے جائیں گے اس کے بعد خزانہ کا صندوق توڑ دیا اور اس میں ۲۰۰ روپے نقد تھے وہ لے کر چمپت ہوگئے۔ دونوں کانٹے والے احاطہ کے پیڑ میں بندھے تھے اور ان کی مشکیں جکڑی ہوئی تھیں پولیس تحقیقات کر رہی ہے لیکن ہنوز کچھ پتہ نہیں لگا ہے۔

شہر کلکتہ کے میدان میں حال میں ایک انسانی لاش پائی گئی ہے جس کا سر ندارد تھا اور بہت تحقیقات و تلاش سے معلوم کیا گیا ہے کہ وہ خانگی خدمتگار جو قلعہ فورٹ ولیم کلکتہ کی گورہ فوج گھماگرہ پلٹن کے کپتان سٹوارٹ اور لفٹنٹ برن کی ملازمت میں تھے انہیں میں سے ایک کی لاش ہے یہ بھی دریافت کیا گیا ہے کہ ان دونوں خدمتگاروں نے فوج مذکور کے لفٹنٹ وکسلی صاحب کا تین سو روپیہ چرا لیا تھا اور اسی کا حصہ بانٹنے میں غالباً دونوں میں مہلک لڑائی کی نوبت آئی ایک کے قتل ہونے پر دوسرا بھی بھاگ گیا ہے یہ دونوں آدمی پنجاب کے ضلع راولپنڈی کے رہنے والے ہیں اور پولیس مصروف تحقیقات ہے کہ مفرور پنجابی کو گرفتار کرے۔

کلکتہ میں چار بنگالی لڑکے اس الزام میں ماخوذ تھے کہ دختر حضور وائسرائے کی شادی کے جلوس کی گورہ فوج کے سپاہیوں پر پتھر پھینکے تھے یہ لڑکے امریکن مشن سکول میں پڑھتے تھے۔ احاطہ سکول میں پتھر پھینکنے کا کھیل کھیلتے تھے اور اتفاق سے کچھ پتھر احاطہ کی دیوار کے باہر جا پڑے تھے سکول کے ہیڈ ماسٹر پادری صاحب نے برسر عدالت لڑکوں کی طرف سے شہادت دی اور معافی مانگی انہوں نے یقین دلایا کہ محض اتفاق تھا بس کرنل شاٹمن صاحب بہادر نے پیروی سے درگذر کی اور عدالت نے مقدمہ داخل دفتر فرمایا۔

سانپوں کی کھالیں

جاوا میں کھالوں کی تجارت کے کاروبار میں عظیم ترقی ہے اور اب حال میں وہاں ایک نئی تجارت رونق حاصل کر رہی ہے وہ سانپوں کی کھالوں کی تجارت ہے ان کھالوں کی مانگ اور کھپت بہت بڑھتی جاتی ہے۔ یہ لیڈیوں کی چھتریوں پرسوں بٹوؤں اور ہینڈ بیگ میں کام آتی ہیں۔ چنانچہ انہیں کھالوں کی تجارت کیلئے ایک کمپنی قائم کی گئی ہے جس کے ٹولے وہاں کے تمام شہروں میں گھومے گئے ہیں جہاں سانپوں کی کھالیں تعداد اعلیٰ پر خریدی اور جمع کی جاتی ہیں لیکن اس تجارت کا ایک رخ بے حد درجہ کا وحشیانہ اور سخت گھن پیدا کرنے والا ہے۔ زندہ سانپ کی قیمت زیادہ دیجاتی ہے اور جتنا لمبا ہوتا ہے اتنے ہی اچھے دام ملتے ہیں حتیٰ کہ ایک معقول لمبے سانپ کے لئے جو زندہ پیش کیا جائے دو روپے بخوشی دئے جاتے ہیں۔ بات یہ ہے کہ زندہ سانپوں کی کھال کھینچی جاتی اسلئے کہ وہ زیادہ ملائم و نرم ہوتی ہے اور زیادہ قدر پاتی ہے یہ طریق سخت بیدردانہ ہے اور ڈچ گورنمنٹ سے چاہا گیا ہے کہ جس طرح ہندوستان میں زندہ بکروں کی کھال کھینچنا قانوناً جرم قرار دیا گیا ہے اسی طرح ڈچ گورنمنٹ کو بھی زندہ سانپوں کی کھال کھینچنے کی وحشیانہ اذیت کا انسداد کرنا چاہئے عجب نہیں کہ ہندوستان سے بھی سانپ بھیجا کرنیکا کچھ انتظام کیا جائے لیکن بے ضرر قسم کے سانپوں کا اس اذیت سے بچانا ضروری ہو گا۔ رہے کوبرا اور کریٹ قسم کے خوفناک پھنیر اور زہریلے سانپ لیکن وہ ایسے نہیں ہیں کہ کوئی شخص ان کی زندہ کھال کھینچنے کی جرات کریگا۔ وہ اپنی حفاظت خود کر سکتے ہیں اور کسی خاص قانون کے محتاج نہ ہونگے۔

سرحدی لوٹیرے

سرحدی وادی کورم میں لوٹیروں کے چھاپے مارنے کی ایک خبر لکھی گئی ہے جسمیں کہتے ہیں کہ ایک طرف پانچ لٹیرے قتل ہوئے اور دوسری طرف مقامی فوج ملیشیہ کے دستے کے تین سپاہی قتل اور ایک جمعدار زخمی ہوا اس کے علاوہ خبر دی گئی ہے کہ دو سنگین وارداتیں سینہ زوری کے ڈاکہ کی پشاور شہر کے متصل کے دیہات میں وقوع میں آئیں۔ دونوں موقعوں پر لٹیرے من مانا مال و اسباب لیکر چلدیئے اور وہ ہاتھ نہیں آئے ایک واردات ۵ جنوری روز جمعہ کی رات کو تھی یہ موضع وزیر ڈھیری میں تھی جو کہ پشاور سے چند ہی میل کے فاصلہ پر ہے۔ اس گاؤں میں شیاما سنگھ نام ایک متمول ہندو رہتا ہے۔ لٹیروں نے جو اسلحہ آتشیں سے مسلح تھے شیاما سنگھ کے گھر میں گھس کر مالک مکان کو قابو کیا۔ اس نے اپنی جان بچانے کی غرض سے ڈاکوؤں کو سات سو روپیہ نقد دینے کا وعدہ کیا اور کہا کہ اس سے زیادہ میرے پاس نہیں ہے لیکن ڈاکوؤں نے نہیں مانا اور انہوں نے اس کو قتل کرنے کی دھمکی دی اور کہا کل نقدی حوالہ کر دے۔ شیاما سنگھ نے کہا کہ میرے پاس سات سو روپیہ موجود ہے لیکن ڈاکوؤں نے جواب دیا کہ اس روز تم نے کئی ہزار روپیہ سے ایک قطعہ اراضی خرید کیا تھا۔ یہ کہکر قریب تھا کہ شیاما سنگھ کا گلا چھرے سے کاٹ دیتے کہ جھٹ ساہوکار کی اہلیہ نے تین سو ساورن (اشرفیوں) کی تھیلی ڈاکوؤں کے حوالہ کی جو ساڑھے چار ہزار روپیہ کی رقم تھی۔ اس کے بعد ڈاکوؤں نے شیاما سنگھ کی اہلیہ کے بدن کے تمام زیورات بھی اتار لئے اور اس طرح من مانی کامیابی سے چلتے پھرتے نظر آئے اور اب تک ڈاکوؤں کا کچھ پتہ نہیں لگا۔ جائے غور ہے کہ یہ واردات کیسی غضبناک ہے۔ اس کا خیال کرنے سے ہی بدن پر رونگٹے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ اگلے روز ۶ جنوری یعنے سنیچر کی رات کو موضع بہادر پر بھی ایک ایسا ہی ڈاکہ پڑا یہ شہر پشاور سے صرف دو تین میل جانب جنوب ہے اور اس مرتبہ گاؤں ہذا کے ایک متمول مسلمان کا تمام قیمتی مال

وزیر لوٹ کر لیگئے جس کی تفصیلات بھی ایسی ہی افسوسناک اور جگرخراش ہیں۔ غرضکہ یہ خیال غلط نکلا کہ صرف ہندو مالدار ہی لوٹے جاتے ہیں۔ اور یہ ایسی خرابی ہے کہ جس کی شکایت اس سے پہلے بارہا ہوگئی ہے۔

سمالی لینڈ کے ملا کی زبردستیاں بہت بڑھتی جاتی ہیں۔ برٹش گورنمنٹ جنگی مہم کے خلاف ہے حتی المقدور گریز کیجاتی ہے لیکن ملا بہت ہی سرچڑہ رہا ہے اُس نے کھلم کھلا چھیڑ چھاڑ شروع کردی ہے۔ دوستدار اقوام کے پیچھے ہاتھ دھوکر پڑگیا ہے اس نے اپنی فوج کے تین حصے کردیئے ہیں ہر ایک حصہ میں پندرہ تا بیس ہزار مسلح جوان ہیں۔ ایک لشکر کو علاقہ مجرتائین کی طرف لوٹ مار کو بھیجا ہے دوسرے کو برٹش قلمرو کی طرف روانہ کیا ہے اور تیسرا لشکر بطور ذخیرہ کے رکھا ہوا تاکہ دونوں کی کسر پوری کی جائے اور دونوں کی پشتیبان رہے مجرتائین کی طرف چھاپہ مار کر حال ہی میں کئی ہزار اونٹ لے گئے ہیں اور پھر برٹش کی دوستدار اقوام پر چھاپہ مار کر ان کے بھی ہزارہا مویشی چھین لئے وہ اب تک واپس نہیں کرائے گئے ہیں۔ علاقہ حار کے مقام لال حائد میں چھاپہ مار کر وہاں اکیسو دیہے تاراج کئے اور ہر ایک دیہہ میں ایک سو سے زیادہ مویشی اور اونٹ ہوتے ہیں وہ سب چھین لئے ہیں۔ برٹش کی دوستدار قومیں لوٹ گئیں ہیں ان کے نام یہ ہیں۔ تال جالہ۔ جرآول جرینوس۔ بالفعل اتنا کیا گیا ہے کہ سمالی کے تمام بندرگاہ بند کردیئے گئے ہیں۔ اور بربرہ میں بھی ایک جنگی جہاز روانہ ہے اور فوجیں تعداد میں جمع کیجاتی ہیں۔

ذکا خیل آفریدی

یہ بات اطمینان بخش ہے کہ جس وقت ملتان کو مار گیا تو اس کی جماعت میں ذکا خیل آفریدی فرقہ کا ایک آدمی بھی شامل نہ تھا اس سے ثابت ہے کہ ذکا خیل اپنے وعدہ پر ثابت قدم رہے ہیں اور انہوں نے اپنی قوم کا کوئی آدمی سرحد پر لوٹ مار کرنے میں شامل نہیں ہونے دیا ملتان کے ساتھ اکثر شنواری فرقہ کے آدمی ہوتے تھے۔

چین میں مشنری سرگرمی

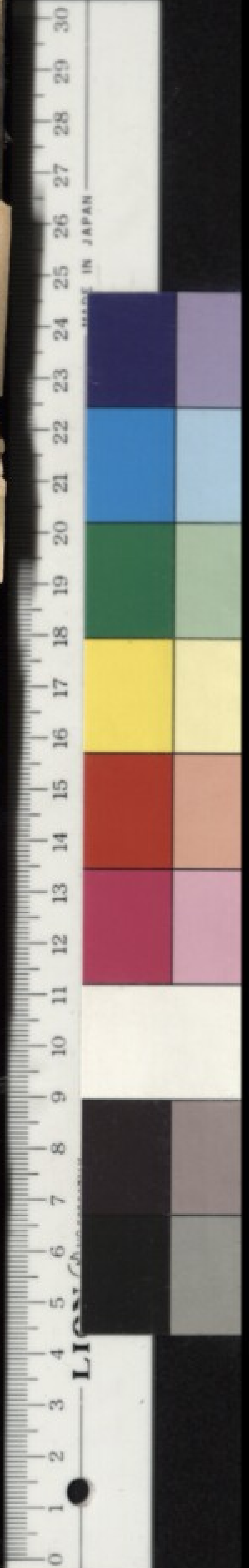
مسٹر جہانگیر گوشنداری بمبئی کے مشہور سیاح جنہوں نے چار مرتبہ کل دنیا کے گرد سفر کیا ہے چین میں عیسائی مذہب کی اشاعت کے متعلق حسب ذیل لکھتے ہیں۔

شنگھائی میں قیام کے وقت میں سکاوی قصبہ میں گیا جو پانچ میل کے فاصلہ پر واقعہ ہے۔ یہاں میں نے عیسائی مشنریوں کی سرگرمی دیکھی۔ اس قصبہ کو فرینچ مشنریوں نے غدری دنوں کے بعد چینی گورنمنٹ سے خرید کیا ہے۔ یہاں سو مشنری رہتے ہیں جو اس کے اندرونی معاملات کے نگران و منتظم رہتے ہیں یہ سب چینی لباس پہنتے ہیں۔ چینیوں کی طرح چوٹی بڑہاتے ہیں اور مذہب کے سوا ہر بات میں چینی بن جاتے ہیں لڑکے اور لڑکیوں کے مدرسے۔ یتیم خانہ۔ لاوارثوں کے لئے ہسپتال وغیرہ سب انہیں کے ہیں۔ جن کے چلانے کے لئے فرانس کے پرائیویٹ اشخاص مدد دیتے ہیں۔ یہی نہیں بلکہ صنعت و حرفت کا کالج بھی انہیں کا ہے جس میں سینکڑوں لڑکے تعلیم پاتے ہیں سب مشنری چینی فصاحت سے بولتے ہیں اور سب چینیوں سے ملاجلا کرتے ہیں یہ اپنے پاس ہر وقت ادویات کا صندوقچہ رکھتے ہیں اور پاپیادہ ملک کے اندرونی قصبوں میں چلے جاتے ہیں اور بیماروں کا علاج کرتے ہیں کبھی کبھی ان کی زندگی خطرہ میں رہجاتی ہے مگر مطلق پرواہ نہیں کرتے محنت سے مطلق نہیں گھبراتے۔ خدمتگار غلام بیلوں کی طرح جتے رہتے ہیں۔ آریہ گزٹ

حضور لاٹ صاحب پنجاب نے دہلی کے گرد و نواح کے قصبات کی سیر فرمائی۔ حضور ممدوح نے پلول میں مشن ہسپتال کے ساتھ ایک نئے وارڈ کا بنیادی پتھر بھی رکھا اس موقعہ پر بارونق جلسہ کیا گیا اور اس وارڈ کا نام حضور کے نام سے منسوب کیا گیا ہے۔ حضور ممدوح نے سلامت پور کی ہی بستی بھی دیکھی جو زنانہ مشنریوں کی کوشش کا نتیجہ ہے اور جہاں کے رہنے والوں کو کاریگری کی تربیت دیجاتی ہے۔ حسول کے قصبہ کی بھی سیر کی یہاں سے واپس آکر پلول کے دفاتر دیکھے کاٹن پریس اور جدید مفصل کمپنی کا بھی معائنہ فرمایا۔ اور یہاں سے بلب گڈھ کو تشریف لے گئے۔ موٹر کار کی وجہ سے حکام کو دورہ کرنے میں بہت سہولیت ہوگئی ہے اور حضور ممدوح نے مضافات دہلی کے دورہ میں موٹر کار سے خوب کام لیا جو معمولی سڑک پر شل ریل کے چلتی ہے یہ وہ مقام ہیں جہاں کے لوگ لفٹنٹ گورنر کی تشریف آوری کو خاص خوش نصیبی سمجھتے ہیں اور سر لوئیس ڈین صاحب جس خندہ پیشانی اور مہربانی سے مضافات کی دیہاتی رعایا سے ملاقات کرتے ہیں اس پر سب لوگ ہشاش بشاش پائے جاتے ہیں۔

سرحد چترال کی خبر ہے کہ یہاں کے مہتر صاحب نے ولایت کے ساہوکاران کی ایک انگریزی کمپنی کو اسبات کا اجازہ دیا ہے کہ وہ آپ کی قلمرو میں قیمتی معدنیات کی تلاش کریگی۔ کمپنی کے کارندے جو طبقات الارض کے فن میں ماہر ہیں یہاں کے نواحوں کی تحقیقات کر کے معلوم کریں گے کہ کہاں کس چیز کی کانیں موجود ہیں اور اس کے بعد ان چیزوں کے نکالنے کی بابت علیحدہ انتظام کیا جاویگا اس سے انگریزوں کی اولوالعزمی کا ایک مزید ثبوت ظاہر ہے۔

کلکتہ میں ڈی والڈی کمپنی کے کیمیائی کارخانہ (کیمیکل ورکشاپ) میں سو موار کو ایک حادثہ پھٹنے کا اس زور سے ہوا کہ آس پاس کے لوگ مارے خوف کے چونک پڑے ایک مستری کچھ ادویہ کو آگ پر رکھ کر جوش دیتا تھا۔ نہ معلوم کیا بے احتیاطی ہوئی کہ ایسا سخت حادثہ ہوا اس سے کئی ملازم اور کاریگر بہت مجروح ہوگئے وہ ہسپتال میں پڑے ہیں۔



جنوب مدراس سے شمال سیلون تک باضابطہ سلسلۂ آمد و رفت قائم کرنے کی تجویز گورنمنٹ مدراس اور گورنمنٹ سیلون دونوں نے منظور کر لی ہے یہ سلسلہ ریلوے امید ہے کہ تین سال میں تیار کیا جاویگا۔ جنوب ہندی ریلوے کا سلسلہ پامبن کے آخر ساحل تک تیار کی جاویگی بیچ کا تنگ سمندر دخانی کشتیوں کا گھاٹ ہوگا۔ اس طریق سے درمیانی رستہ قطعی ناپا جائیگا۔

سر اینڈ روفریزر صاحب لفٹننٹ گورنر بنگال نے صوبہ بہار کا دورہ فرمایا اور پٹنہ میں ٹھہر کر خدا بخش لائبریری کے مشہور آفاق کتب خانہ کی زیارت کی واقعی یہ لاجواب کتب خانہ زیارت کے قابل ہے یہ ایسا قیمتی اور عالیشان کتبخانہ ازآں خان بہادر مرحوم ہے کہ ایک امیر الامرا نے نو لاکھ روپیہ میں اس کو خریدنا چاہا لیکن بانی مرحوم کے دونوں تعلیم یافتہ اور قدردان فرزندوں نے انکار کیا۔ اس کتب خانہ میں ایسے ایسے قدیم خوشخط اور طلائی کام علمی جواہرات ہیں کہ گویا ایک خزانہ خطیر ہیں۔ شوقین اور قدردان پبلک اور تمام مشہور سیاح اس کتب خانہ سے فیض پاتے اور دیدے تر کرتے ہیں۔

کلکتہ کی پولیس میں ایک عہدہ ڈپٹی انسپکٹر جنرل کا اضافہ کیا گیا جسکا کام سازش انارکسٹ اور پولیٹیکل فورس کی وارداتوں پر نظر رکھنا ہوگا اور اس عہدے کے لئے تمام ضروری عملہ بھرتی کیا گیا ہے اور مسٹر ایف سی ڈی کی صاحب اس عہدہ پر مقرر کئے گئے ہیں۔

مس میرین ریچرڈ نام ایک لیڈی نے حال میں انتقال کیا ہے جس کو "ماڈرن ریورنڈ مستی" کا لقب دیتا ہے یہ بربیچاری اور مستی دونوں تھیں اور ست اپنی قوم اور ملک کی بھلائی میں قائم رکھا ۲۰ سال تک سنڈے اسکول ایسوسی ایشن میں انہوں نے کام کیا جہاں صدہا لڑکوں کی پرورش کی اور تعلیم دی جو لڑکے بیمار ہوتے تھے وہ اُن کے سایۂ عاطفت میں بھیجے جاتے تھے ۸۴ سال کی عمر میں انہوں نے ارتھر نیگ ال ڈی سے اپنی نسبت کی شادی نہ ہوئی تھی کہ ڈاکٹر صاحب نے وفات پائی۔ مگر آپ کی محبت مرحوم سے کم نہیں ہوئی پھر آپ نے کسی سے شادی نہیں کی ۴۸ برس کی عمر سے ۸۴ سال تک زندگی کنوار پن میں صرف کر دی جس زمانہ کو انہوں نے اپنے ابنائے وطن کی علمی اور ذہنی ترقی میں صرف کیا کہ آج امیر و غریب اُن کی وفات پر افسوس ظاہر کر رہا ہے۔

عدالت علی پور کے پبلک پراسی کیوٹر بابو آشوتوش بسواس قاتلانہ ریوالور سے قتل کئے گئے۔ بابو موصوف مقدمہ انارکسٹ کی پیروی کرتے تھے۔ دھمکی کے خطوط پاتے تھے۔ بدھوار کو ختم ہو گئے۔ قاتل ۲۰ سالہ بنگالی نوجوان ہے۔ اس کا نام چارو چندر بوس ہے۔ وہ فوراً گرفتار کیا گیا بابو آشوتوش مولوی عبداللہ صاحب ڈپٹی مجسٹریٹ کی عدالت سے نکل کر گھر جانے کو تھے کہ چت کئے گئے۔ چارو چندر نے تین فیر کئے۔ ایک دہنے پہلو میں دوسرا معدہ میں تیسرا فائر جگر میں لگا جو کاری تھا۔ قاتل عدالت کی طرف بھاگا کانسٹیبل نے دھر پکڑا۔ ریوالور چھین لی۔ دھواں نکلتا تھا۔ مقتول ۵۰ سالہ مضبوط تھا۔ قاتل ستیندر ناتھ کا بھائی ہے جو قتل گواہ کے جرم میں پھانسی پا چکا ہے۔

برلن میں منگلوار شب کو ایک شاہی دعوت میں قیصر جرمن نے عالیشان مہمانوں کا جام صحت تجویز کیا۔ کہا برٹش شاہ و قیصر کی آمد برٹش و جرمن دوستی اور امن یورپ کی مضبوطی کا خاطر خواہ ثبوت ہے۔ ہمارے حضور نے جواب میں اس خیال کی تصدیق کی۔ فرمایا دونوں خاندانوں میں رشتہ کا تعلق قریبی ہے۔ فرمایا کہ دونوں خاندانوں کی طرح دونوں قوموں و ملکوں کی دوستی کی مضبوطی کی نمائش شبہات سے پاک ہے۔ برٹش و جرمن کی پختہ دوستی امن عالمگیر کی بہترین کفالت ہے۔ قوم جرمن حضور کے خیر مقدم میں سرگرم ہے ۹ تاریخ کی رات کو تمام شہر برلن میں عظیم الشان روشنی کی گئی اس روز ایک عظیم قومی تہوار کا نظارہ تھا لیکن سوشلسٹ فرقہ کے لوگ خیر مقدم کی خوشیوں سے کنارہ کش رہے انہوں نے بیکاروں کے ہجوم کی عظیم نمائش کی بیکاروں کی جماعتوں کے مفسدانہ جلوس نکالے اور بازاروں کی آرائش کو خراب کر دیا نقصان بھی پہونچایا۔

کلکتہ میں مشہور ہے کہ فرنچ علاقہ پانڈیچری حاصل کیا جاویگا۔ جہاں سازش کا خاص مرکز ہے۔

ترکی پارلیمنٹ کے ممبروں کی تنخواہ ڈھائی ہزار روپیہ سالانہ قرار پائی ہے اور پریذیڈنٹ کو سوا ہزار روپیہ ماہوار بنگلہ اور عالیشان مکان رہنے کو۔

سابا پاشا جنہوں نے مصر کے محکمہ ڈاک کا قابل قدر انتظام کیا ہے اب قسطنطنیہ میں دولت عثمانیہ کے ڈاکخانہ کی اصلاح و ترقی کے لئے طلب کئے گئے ہیں امید ہو کہ وہ ترکی ڈاک خانہ کا بھی خاطر خواہ انتظام کریں گے۔

مدینہ اور مکہ کے درمیان ریلوے لائن بننے کا کام شروع ہو گیا ہے۔

حضور ملک معظم شہنشاہ ایڈورڈ ہفتم نے ملکہ اٹلی کو ریڈ کراس کا تمغہ عطا فرمایا ہے یہ ان ہمدردانہ خدمات کے صلہ میں دیا گیا ہے جو ملکہ موصوفہ نے زلزلہ مسینا کے متعلق انجام دی تھیں۔

ایران میں خونریزی کا بازار پھر گرم ہے شہر تبریز سرکاری فوج کے ہاتھ میں ہے رشت میں گورنر اور کئی سرکاری افسر قتل کئے گئے ہیں۔ ڈاکخانہ اور تار گھر جلا دئے گئے۔ بابار بندر میں کہتے ہیں کہ انقلاب پسندوں نے اپنی گورنمنٹ قائم کر لی ہے۔

ڈھاکہ کالج کا ایک طالبعلم اس سال بی۔ اے کا امتحان دینے والا تھا ڈھاکہ کی ایک پولیٹیکل مجلس سے تعلق رکھنے پر گورنمنٹ کے حکم سے ڈھاکہ کالج سے خارج کر دیا گیا جس مجلس کا ممبر تھا وہ مجلس بھی توڑ دی گئی ہے۔

پونا میں چھتری بنانے کا ایک نیا کارخانہ قایم ہوا ہے ان چھتریوں میں لوہا کپڑا لکڑی سب دیسی استعمال کی جائیں گی۔

آنریبل مسٹر گوکھلے کی نسبت اخبار ہندی پنچ تھانہ نے کچھ تمسخرآمیز تحریریں اور تصویریں چھاپی تھیں۔ مسٹر موصوف نے مالکان اخبار سے دوہزار روپیہ ہرجانہ اس طرح طلب کیا کہ ایک ہزار روپیہ وہ پونا کے بیوہ خانہ میں دیں اور ایک ہزار روپیہ بمبئی کے غریب خانہ میں اگر اس پر عمل نہ کیا گیا تو وہ عدالت سے چارہ جوئی کرینگے۔

حضور والیسرائے ہند عنقریب آسام میں تشریف لے جانے والے ہیں حضور ممدوح وہاں گینڈوں اور جنگلی بھینسوں وغیرہ کا شکار کھیلیں گے۔ اس پر بعض بنگالیوں نے یہ اعتراض کیا ہے کہ یہ جانور ہندوستان میں بہت کم رہ گئے ہیں پہلے قابل اعتراض ہے۔

گورنمنٹ ہند کے دفاتر ۱۰ مارچ کو کلکتہ میں بند ہو کر ۱۲ اپریل کو شملہ پر کھلیں گے۔

لاہور میں آیندہ دسمبر میں اجلاس کانگرس کیساتھ صنعتی زراعتی نمائش بھی کھولی جائے گی

مہاراجہ صاحب گوالیار نے ۱۴ لاکھ ۸۰ ہزار روپیہ کے صرف سے ۲۰ تالاب آبپاشی کے لئے بنانے کی منظوری دی ہے۔

کلکتہ میں اٹلی کے زلزلہ زدگان کے لئے جو چندہ فراہم ہوا اس کی میزان ۷۵ ہزار ۸۰۴ روپیہ تک پہونچ چکی ہے گرانی غلہ کی وجہ سے اٹلی گنگا بہنے لگی۔ آسٹریا سے گندم کثیر مقدار میں کلکتہ لائی گئی ہے۔

الہ آباد کے پنشنروں نے گورنمنٹ سے درخواست کی ہے کہ جس طرح ملازمین کو جو پچاس روپیہ یا کم تنخواہ پاتے ہیں ایک مہینہ کی تنخواہ جوبلی میں بطور انعام دی گئی ہے ہم کو بھی دیجاوے

جب سے ہوا آزدانے نادر جاری ہونے میں تاروں

کی تعداد میں کمی ہو گئی ہے۔

کلکتہ کے مارواڑیوں نے اپنے لاٹ صاحب سے کہا تھا کہ ہماری انجمن کو بھی اختیار ملے کہ اپنا ممبر کونسل میں بھیج سکیں لاٹ صاحب نے جواب دیا کہ ہم اس کا انتظام کریں گے کہ ہر وقت ایک ہندوستانی تاجر کونسل بنگال میں نامزد ہو مگر یہ نہیں کہہ سکتے ہیں کہ وہ آپ کی انجمن کا ممبر ہوگا +

گورنمنٹ ہند مشترکہ سرمایہ کی سوسائٹیوں کے قواعد کی ترمیم کے متعلق لوکل گورنمنٹوں سے مشورہ کر رہی ہے۔

دربار ریاست میسور نے یورپ میں کان کنی زراعت کیمسٹری برقیات انجنیری اور مڈیکل تعلیم کے لئے اسامی دو۔ دو سو پونڈ سالانہ کے وظائف مقرر کئے گئے ہیں۔

انگلستان کی دولت کی جانچ سنہ ۱۹۰۸ء میں کی گئی تھی پچاس لاکھ آدمیوں کے پاس دس ارب نوے کروڑ پونڈ اور تین کروڑ نوے لاکھ کے پاس ساٹھ کروڑ پچپن لاکھ پونڈ دولت انگلستان میں موجود ہے۔

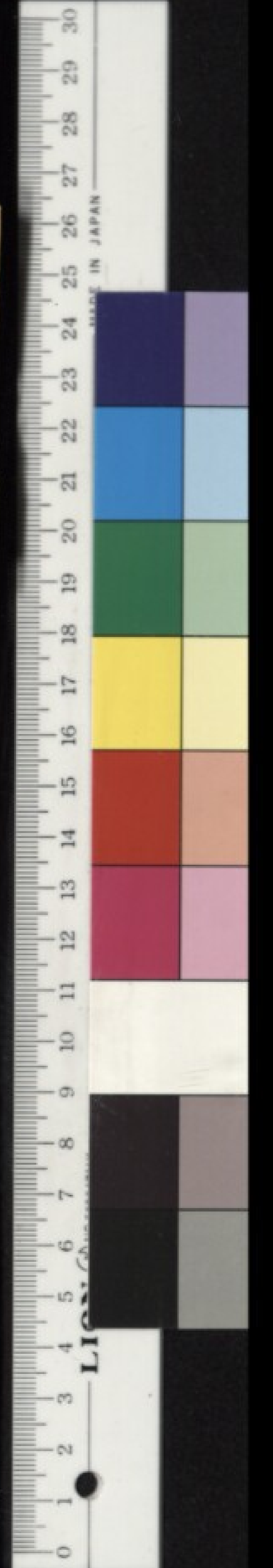
رسیدزر

مسٹر ردبن موتی لعل	سنہ ۱۹۰۹ء	عہ ۸ر
پادری وردیا لعل	”	عہ ۸ر
مسٹر آر۔ سیمن	سنہ ۱۹۰۸ء	عہ ۸ر
مسٹر اے۔ ڈبلیو میکال	سنہ ۱۹۰۹ء	عہ ۸ر
ڈاکٹر ہزاری لعل	”	عہ ۸ر
پادری پارس ناتھ	”	عہ ۸ر
ڈاکٹر عبداللہ باقی	”	عہ ۱۱ر
ڈاکٹر کالورام	”	عہ ۸ر
مسٹر جانکی ناتھ	”	عمہ ۸ر
پادری جے۔ ایچ۔ سمارٹ	سنہ ۱۹۰۸ و ۹ء	سے
مسٹر ایچ ہیخمن	سنہ ۱۹۰۹ء	عہ ۸ر
پادری احمد شاہ	سنہ ۱۹۰۹ء	عہ ۸ر
بی ایل دت	”	عہ ۸ر
مسٹر آر۔ جان	”	عہ ۸ر
پادری ملک روشن خاں	”	عہ ۸ر
مسٹر جے۔ آر۔ کر	”	عہ ۸ر
مس جے جیکب	”	عہ ۸ر
مسٹر پی۔ بنکلیر (دیج)	”	عہ ۸ر
مسٹر ٹوپا سنگھ	”	عہ ۸ر
منشی نبی بخش	”	عہ ۸ر
پادری لوبا لال	”	عہ ۸ر
منشی تلسی رام	”	عہ ۸ر
پادری یعقوب مسیح	”	عہ ۸ر
مسٹر ڈیوانگ جوزف	”	عہ ۸ر
مسٹر این جنکنسن	”	عہ ۸ر
پادری کرپال سنگھ	”	عہ ۸ر
پادری لی فسو خانی	”	عہ ۸ر
مسٹر پی وائیلی	اشتہار	للعہ
مسٹر جے رام	سنہ ۱۹۰۹ء	عہ ۸ر
پادری کے منوحر	”	عہ ۸ر
مسٹر بی۔ کے سرکار	”	عہ ۸ر
کرسچن خانہ	سنہ ۱۹۰۷ و ۸ و ۹ء	عمہ ۸ر
مسٹر عیسیٰ داس	”	سے ۳ر
چھاپا گنگا بک ڈپو	”	عمہ ۸ر

ضرورت

٢ ٢

ایس۔ پی۔ جی اینڈ کیمرج مشن انڈسٹریل سکول گڑگانوں کے درزی خانہ کے لئے ایک استاد کی ضرورت ہے مسیحی کو ترجیح دیجائے گی جو کوئی اس نوکری کا خواہاں ہو تو معہ سند اسناد پادری ایس۔ ایس۔ آلنٹ صاحب ایس پی جی اینڈ کیمرج مشن دہلی کے پاس عرضی بھیجیں۔



اشتہارات

کولاٹانک

کولا طاقت بڑھاتا ہے زیادہ فکر و محنت غم و بیماری خواہ تبدیل آب و ہوا کے سبب سے بدن کمزور ہو گیا ہو تو کولا کا استعمال کرو اس سے نئی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ کولا دم کو بڑھاتا ہے اسلئے کوہستانی سواری پیادہ پا چڑھائی کثرت ناچ بکثرت بائیسکل اور چوگان وغیرہ کھیلوں میں پہلے کولا پیو دم جلدی نہیں ٹوٹیگا۔ سر درد دل دھڑکن اور کلیجے کی کمزوری میں جہاں سمندر سے چلنے خواہ کسی اور وجہ سے رات کو جاگنا پڑتا ہے انکو کولا پینا چاہئے اس سے رات کو جاگنے کی حرارت اور کمزوری نہیں ہوتی کولا شراب چھوڑانے کی دوا ہے شراب کے عیبوں کو دور کرنے میں کولا اکسیر ہے اگر شراب زیادہ پی ہو تو ایک خواہ دو پوری خوراک کولے کی پی کر سو جاؤ خمار کی چھوٹی بیماری جاتی رہیگی جاگنے پر طبیعت خوب ہلکی سر کا درد جگر طبیعت کی سستی چہرہ کا بھاری پن آنکھوں کی سرخی مزاج کی گرمی ایک دم میں مٹ جاتی ہے کچھ دنوں تک کولا کے استعمال سے شراب سے نفرت ہو جاتی ہے شراب کی خرابی کا بھی طبیعت اور بدن کی کمزوری نہیں رہتی ہے حقیقت میں شراب چھوڑانے کی عمدہ دوا ہے کولے کے سہارے سے افیون بھی چھوٹ جاتی ہے کولا پیو اور افیون کی مقدار کم کرتے جاؤ تھوڑے دنوں میں بغیر کسی قسم کی تکلیف کے گولی چنڈو وغیرہ کی عادت چھوٹ جاتی ہے اور ان چیزوں سے نفرت ہونے لگتی ہے۔ ۱۶ اونس یعنی پوری خوراک کی ایک شیشی قیمت عہ محصول ڈاک علاوہ ملنے کا پتہ ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تارا چند دت اسٹریٹ کلکتہ

مفت انعام

مفت انعام۔ نور افشاں کے ہر ایسے خریدار کو جو اپنی پیشگی قیمت کے علاوہ ایک نئے خریدار کی پیشگی قیمت ہمارے پاس بھیجینگے تو گنجینۂ اسلام۔ یا ستیارتھ پرکاش درپن یا موازنۂ مذاہب میں کوئی ایک جلد مفت انعام دینگے۔ مینجر نور افشاں۔

پریسبیٹرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وہ سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پاسکتے ہیں ۱۱ برس میں اس فنڈنے ۱۰ ہزار روپیوں سے اوپر بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے۔ اگرچہ ممبروں نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہو اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آچکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ... ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اس کا ممبر

ہو سکتا ہے ✥

رپورٹ نئے پراسپیکٹس اردو انگریزی میں مینجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں

سنڈے سکول کے پرچے

قیمت سالانہ پچاس پرچہ تصویر دار سنڈے سکول بلا محصول ڈاک معہ محصول للعہ قیمت عہ کاپی سبق سنڈے سکول عہ۔ ہر قسم کی خط و کتابت سنڈے اسکول کے پرچوں کے متعلق مسٹر پی وائلی مینجر مشن پریس لودیانہ سے ہونی چاہئے۔

مخزن مسیحی

یہ ایک پندرہ روزہ مسیحی پرچہ ہے جو دونوں اردو انگریزی زبانوں میں مسیحی کارندوں کی خاطر شائع ہوتا ہے نمونہ کا پرچہ درخواست آنے پر روانہ کیا جاتا ہے تمام درخواستیں بنام ایڈیٹر مخزن مسیحی الہ آباد۔ ہونی چاہئیں۔

انڈین سٹینڈرڈ

پریسبیٹرین کلیسیائے ہند کا انگریزی رسالہ

ایڈیٹر پادری فرینک اینشکرافٹ ایم اے ہوشیارپور

سٹینڈرڈ ہندوستان پر تمام ہندوستانی کلیسیاؤں کے اتحاد کا حامی ہے اس میں مشن کے کام کے متعلق ہر پہلو پر آزادانہ طور پر رائے زنی کیجاتی ہے۔ ہر ایک مشنری کو اس کا خریدار ہونا چاہئے۔ ہر مہینہ اجیسہ میں سکاٹش مشن انڈسٹریز کمپنی میں شائع ہوتا ہے۔ قیمت عہ سالانہ معہ محصول ڈاک۔

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عہر

ہندوستان پنجاب معہ عہر

غیر ملک سے ے

قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

سالتمام	ششماہی	سہ ماہی	مقدار اشتہارات
ے	ہر	عہر	کالم کا آٹھواں حصہ
عہ	ے	ہر	چوتھائی کالم
سعہ	عہ	ے	نصف کالم
سہ	سعہ	عہ	پورا کالم
للعہ	صہ	سہ	پورا صفحہ

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲ر مابعد کیلئے ۱ر فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا۔

نوٹ

نامہ نگار اپنی اپنی تحریروں کے آپ ذمہ وار ہیں

سی بی۔ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ سنہ ۱۸۷۵ء

پر فضا محل وقوع

مستند استادان

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلبا داخل ہو سکتے ہیں۔

شرح۔ خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ۔ صہ اگر دو طالب علم ایک ہی خاندان کے ہوں للعہ۔ ۳ یا زیادہ۔ للعہ کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں چمن کرشا کرو کوول وکرم وغیرہ و دیگر اشیا مثل الماری میز کرسی وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ و اول درجہ کی لکڑی کی نہایت ارزاں قیمت پر طیار ہوتا ہے قیمت کرشا الف عہ سے ما ۱۲ تک کرو کوول فی لعہ۔ مزید دریافت حال کے لئے مینجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت فرماویں ✥

ممیرے کا سرمہ

تیس ہزار روپیہ انعام

پانچ ہزار روپیہ انعام

مصدقہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامنیر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست و رولایت کی یونیورسٹی کے سند یافتہ یوروپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت دھندلی چشم ۔ دھند ۔ جالا ۔ پڑبال ۔ غبار ۔ پھولا ۔ اسیل ۔ سرخی ۔ ابتدائی موتیابند ۔ پانی جانا ۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مرضیوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے ۔ اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بڈھے تک کو یہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ عام لوگ اس سے فایدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کیلئے کافی ہے مبلغ عار دو روپیہ ممیرے کا سفید سرمہ اعلیٰ قسم فی تولہ تین روپیہ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ مصری تولہ عمہ خرچ ڈاک ذمہ خریدار ۔ درخواست کیوقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں نقلی و جعلی ممیرے کے سرمہ کے اشتہاروں سے بچنا چاہیے ۔

المشتہر پروفیسر میاسنگھ الموالیہ مقام بٹالہ ضلع گورداسپور

ان سے بڑھکر اور کیا معتبر شہادت ہو سکتی ہے

۱ پروفیسر میاسنگھ صاحب آپ کے سفید سرمہ سے ایک شخص کو جس کی آنکھیں ناخنہ ہو گیا تھا بہت فایدہ ہوا یہ شخص چند ڈاکٹروں کا علاج کر کے مایوس ہو چکا تھا براے مہربانی ایک تولہ سفید سرمہ اعلیٰ قسم بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجدیجئے ۔

راقم مہاراجہ نستر جیت پرتاپ بہادر سہائے صاحب بہادر والئے ریاست تمکوہی گورکھپور ۔

۲ میں نے ممیرے کا سرمہ جو آپ سردار میاسنگھ نے بنایا ہے آپ خود اور بہت سے بیماروں استعمال کر کے دیکھا ہے اور میں امر کی بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں کہ یہ نادر ممیرے کا سرمہ نہایت مفید اور آنکھوں کی تمام بیماریوں کے واسطے اکسیر کا حکم رکھتا ہو میں نے اپنے تجربہ میں آج تک کوئی سرمہ اس سے بہتر فایدہ بخش نہیں دیکھا گیا جن کی آنکھوں میں ذرا بھی کسی قسم کی شکایت ہو بڑے زور سے استعمال کرنے کی سفارش کرتا ہوں ہر طرح پر مفید اور فایدہ بخش ثابت ہوگا ۔ پانی آنے دھند و خارش سرخی چشم کیواسطے تمام انگریزی ادویات سے زیادہ فایدہ بخش ثابت ہوا ہے ۔ اور سچ مچ آپ نے اسقدر سستے داموں پر یہ سرمہ ایجاد کر کے ملک اور قوم پر بڑا بھاری احسان کیا ہے اس کا شکریہ الفاظ میں ہونا محال ہو ضرور ہو کہ ملک کے تمام لوگ آپ کے ایسے سرمہ سے فیضیاب ہو کر فایدہ اٹھائیں اور ہر طرح کی آنکھ کی بیماریوں سے نجات حاصل کریں

راقم پنڈت گنگارام صاحب اسسٹنٹ سرجن ڈاکٹر مخصوص نواب صاحب بہادر والئے ریاست بہاولپور ۔

۳ جناب سردار صاحب جو پیکٹ سرمہ ممیرہ بغرض تجربہ آپ نے میرے پاس بھیجا تھا اس کو میں نے اپنے چند مریضوں پر استعمال کیا بہت مفید پایا میری رائے میں آپکا ایجاد شدہ سرمہ ہر قسم کی سوزش چشم اور کمزوری نظر اور دھند کیلئے نہایت ہی مفید ہے اس وقت تک میں نے انہی بیماریوں کے مریضوں پر خاص استعمال کیا ہے اور آئندہ جن بیماریوں میں مفید پاؤنگا ان کی نسبت بعد کو لکھونگا ۔

راقم ڈاکٹر لچھمن پرشاد صاحب پروفیسر میڈیکل کالج آگرہ وانید سیر میڈیکل جنرل آگرہ ۔

۴ جناب پروفیسر میاسنگھ صاحب تسلیم میں نے آپ کے یہاں سے سفید ممیرے کا سرمہ منگوا کر استعمال کیا حد درجہ کا فایدہ ہوا ۔ بلکہ صحت کلی حاصل ہو گئی ۔ آپکا سرمہ جملہ امراض چشم کو مفید ہو ۔ بصارت کو طاقت بخشتا ہے ۔ تیسرے دن فایدہ معلوم ہو جاتا ہے ۔ واقعی یہ سرمہ اکسیر کا حکم رکھتا ہے اسلئے میں بڑی خوشی سے تصدیق کرتا ہوں ۔ کہ اس سرمہ سے بڑھکر آنکھ کیلئے اور کوئی دوائی نہیں ہے ۔

راقم مہاراج کنور چھتر پال سنگھ صاحب بہادر والئے ریاست مجھگوان اودھ

۵ جناب من تسلیم نیاز چونکہ آپکا سرمہ بہت سے آنکھوں کے مریضوں پر استعمال کرنے سے مفید ثابت ہوا ہو اس واسطے اور ایک تولہ سفید ممیرے کے سرمہ کی ضرورت ہے بذریعہ قیمت طلب پارسل بھیجکر مشکور فرماویں ۔

راقم ڈاکٹر ولی احمد سول سرجن شفاخانہ و ہاوا شیو علاقہ حیدرآباد دکن ۔

پانچہزار روپیہ انعام

اگر کوئی شخص ممیرے کے سرمہ کی سندات میں سے جو قریب تیس ہزار کے ہیں ایک کو بھی فرضی ثابت کر دے تو اس کو مبلغ پانچہزار روپیہ کا انعام دیا جائیگا جو لاہور کے پنجاب بنک میں اسی مطلب کے لئے مارچ ۱۸۹۸ء سے جمع کیا گیا ہے ۔

پادری ای ایم ویری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کیلئے لودیانہ مشن پریس لودیانہ میں زیر اہتمام و الیئی براد ر چھپا اور شایع ہوا ۔